حج وعمرہ کی
آسان مسنون دُعائیں

انتخاب و ترتیب

حضرت مولانا محمد یونس صاحب پالنپوری

مکتبہ ابن کثیر

GOLD TOUCH

225, 45 Bellasis Road, (J.B.B. Marg)
Shop No. 7, Nagpada, Mumbai-400008
http://www.ibnekaseer.net

ملنے کا پتہ

فرید بُکڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ

حج وعمرہ کی
آسان مسنون دُعائیں

انتخاب و ترتیب

حضرت مولانا محمد یونس صاحب پالنپوری

مکتبہ ابن کثیر
GOLD TOUCH
225, 45 Bellasis Road, (J B B Marg)
Shop No 7, Nagpada, Mumbai-400008
http://www.ibnekaseer.net

ملنے کا پتہ

فرید بکڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

حج وعمرہ کی آسان مسنون دُعائیں

انتخاب و ترتیب

حضرت مولانا محمد یونس صاحب پالنپوری

ناشر

مکتبہ ابن کثیر
Gold Touch
225, 45, Bellasis Road (J.B.B. Marg)
Shop No. 7, Nagpada, Mumbai-400008
Tel.: 23003410, 23013884, Mobile: 9892134364
Abdul Aziz. Mobile: 9892861693
http://www.ibnekaseer.net

ملنے کا پتہ

فرید بکڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ

Printed at Farid Enterprises, Delhi-2

Composed at Frontech Graphics, Abdul Tawwab, 9818303136, 9871907860

دُعاء

تیری عظمتوں سے ہوں بے خبر   یہ میری نظر کا قصور ہے
تیری رہ گزر میں قدم قدم   کہیں عرش ہے کہیں طور ہے
یہ بجا ہے مالک بندگی   میری بندگی میں قصور ہے
یہ خطا ہے میری خطا مگر   تیرا نام بھی تو غفور ہے
یہ بتا کہ تجھ سے ملوں کہاں   مجھے تجھ سے ملنا ضرور ہے
کہیں دل کی شرط نہ ڈالنا
ابھی دل نگاہوں سے دور ہے

☆ ہر دُعا یقین اور استحضار کے ساتھ پڑھیں۔

☆ دُعاؤں کا فائدہ فرائض کے اہتمام پر موقوف ہے کوئی بھی نفل عمل فرائض کا بدل نہیں ہوسکتا۔ اس لئے تمام فرائض کا اہتمام نہایت ضروری ہے۔

نوٹ: جو اللہ کا بندہ اس کتاب کو طبع کرانا چاہے یا کسی زبان میں اس کا ترجمہ کرنا چاہے تو مرتب کی جانب سے بغیر گھٹائے، بڑھائے اس کو شائع کرنے کی مکمل اجازت ہے۔

عرضِ مرتب

جو لوگ عربی الفاظ میں مسنون دُعائیں نہ پڑھ سکتے ہوں، ایسے لوگوں کے لئے مسنون دُعاؤں کا ترجمہ پڑھ کر دُعا مانگنا یقیناً اللہ تعالیٰ کے قرب کا سبب ہوگا اور ان کو اِن شاء اللہ اجر و ثواب ضرور ملے گا۔ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم "اُدْعُوْنِیْ" (یعنی مجھ سے مانگو) پر عمل کر رہے ہیں، نیز حدیث "اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ" (دُعا ہی بڑی عبادت ہے) پر بھی عمل کر رہے ہیں اور دُعا کا مضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہونے کی وجہ سے جامع بھی ہے اور بے ادبی سے پاک بھی ہے۔ اس لئے جو لوگ عربی پڑھ سکتے ہوں، لیکن معنی نہ جانتے ہوں ان کو بھی ترجمہ کبھی کبھی ضرور پڑھ لینا چاہئے تاکہ ان کو معلوم ہو جاوے کہ وہ کیا مانگ رہے ہیں پھر یہ دُعا حقیقی دُعا (مانگنا) بنے گی۔

والله اعلم بالصواب

محمد یونس پالنپوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

(سورۃ الاعراف، آیت ۵۵)

پکارو تم اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے، بیشک وہ بے اعتدالی کر کے حد سے تجاوز کر جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

دُعاؤں کی قبولیت کی اہم ہدایات

(۱) اللہ تعالیٰ کے نزدیک دُعاؤں سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں۔ اور دُعا عبادت کا مغز ہے۔ (ترمذی شریف، جلد ۲، صفحہ ۱۷۵)

(۲) دُعاؤں کی ابتداء و انتہاء میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا مسنون ہے۔ (ترمذی شریف، جلد ۲، صفحہ ۱۹۷) اور فضائل درود شریف صفحہ ۷۵ میں دُعاؤں کے درمیان میں بھی دُرود شریف کو مسنون نقل فرمایا ہے۔

(۳) قبولیت کا یقین اور نہایت یکسوئی اور انتہائی توجہ کے ساتھ دُعاء کرنی چاہئے۔

(۴) دُعاء میں خاکساری اور انکساری اور مظلومیت کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

(۵) بے توجہی اور غفلت اور اُکتاہٹ کے ساتھ دُعا قبول نہیں ہوتی۔ اس لئے دُعا مختصر اور جامع ہونی چاہئے۔

(۶) حرمین شریفین اور وہاں کے مخصوص مقامات میں دُعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔

(۷) حجاجِ کرام اور عمرہ کرنے والوں کی دُعائیں عنداللہ زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ حاجیوں کی مغفرت کی جاتی ہے، اور ان لوگوں کی بھی مغفرت کی جاتی ہے جن کے لئے حجاجِ کرام

مغفرت کی دُعاء کرتے ہیں۔ (مجمع الزوائد، جلد۳، صفحہ ۳۱)

(۸) اگرعربی الفاظ کی منقول دُعائیں زبانی یاد نہ ہوں تو مخصوص مقامات میں کتاب دیکھ کر بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔

(۹) اگرعربی الفاظ کی منقول دُعائیں زبانی یاد دیکھ کر پڑھنا بھی دشوار ہوتو اپنی مادری زبان میں اپنی دلی مرادیں مانگی جائیں۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مکہ اور مدینہ میں دُعائیں قبول ہونے کے تیس (۳۰) مقامات

مکہ معظمہ میں اکیس (۲۱) مقامات ایسے ہیں جن میں دُعائیں قبول ہونا کتب فقہ اور سلف سے ثابت ہے اور مدینہ المنورہ میں بھی بہت سے مقامات ایسے ہیں جن میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ان میں سے ۹ مقامات احقر نے یہاں پر ذکر کردیے ہیں۔ ان مقامات میں دُعاؤں کا بہت زیادہ اہتمام رکھا جائے، وہ مقامات حسب ذیل ہیں:

(۱) دورانِ طواف
(۲) ملتزم پر
(۳) میزابِ رحمت کے نیچے
(۴) بیت اللہ کے اندر
(۵) ماءِ زمزم پیتے وقت
(۶) مقام ابراہیم کے پاس
(۷) صفا پہاڑی پر
(۸) مروہ پہاڑی پر
(۹) سعی کے دوران
(۱۰) میدانِ عرفات میں
(۱۱) میدانِ مزدلفہ میں
(۱۲) میدانِ منیٰ میں
(۱۳) رمی کے بعد جمرات کے پاس
(۱۴) بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت
(۱۵) حطیم کے اندر (فتح القدیر، جلد۲، صفحہ ۵۰۸)
(۱۶) رکنِ یمانی کے پاس

(۱۷) غارِ ثور میں۔

(۱۸) غارِ حراء میں

(۱۹) جس جگہ پر دارارقم تھا۔

(۲۰) جس جگہ پر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مکان تھا۔

(۲۱) مقام مدعٰی میں۔ یہ مسجد حرام سے جنت المعلیٰ کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں واقع ہے۔ (غنیۃ المناسک، صفحہ ۶۵)

(۲۲) مدینہ منورہ میں ریاض الجنۃ میں

(۲۳) استوانہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس

(۲۴) استوانہ ابولبابہ کے پاس

(۲۵) محرابِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں

(۲۶) صفہ میں

(۲۷) مسجد فتح میں

(۲۸) مسجد قبا میں

(۲۹) مسجد القبلتین میں

(۳۰) مسجد اجابہ میں

ان مقامات میں اللہ تعالیٰ سے اہتمام کے ساتھ دنیا و آخرت کی مرادیں مانگنی چاہئیں۔ اور غفلت سے کام نہ لینا چاہئے اور ان میں سے اکثر مقامات کی مخصوص دُعائیں اس کتاب میں نقل کردی گئی ہیں۔

سفر شروع کرنے کی دُعا

جو شخص سفر کے لئے گھر سے روانہ ہوتے وقت یہ دُعا پڑھے گا، شیطان اور دشمنوں سے محفوظ رہے گا، اور ہر مشکل آسان ہوجائے گی۔

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط

(ترمذی، جلد ۲/۱۸۱)

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَسِیْرُ ط

(حصن حصین مترجم، صفحہ ۱۷۹)

اللہ کے نام سے سفر شروع کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کرتا ہوں، معصیت سے حفاظت اور اطاعت پر قدرت اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اے اللہ آپ ہی کی مدد سے حوصلہ اور ہمت کر کے پہنچنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ آپ ہی کی مدد سے معصیت سے بچتا ہوں۔ آپ ہی کی مدد سے سفر میں چلتا ہوں۔

ہوائی جہاز یا دیگر سواری پر سوار ہونے کی دُعاء

جب جہاز کی سیڑھیوں پر چڑھنے لگے، یا ہوائی جہاز یا گاڑی یا کسی اور سواری پر سوار ہونے لگے تو بسم اللہ پڑھ کر یہ دُعاء پڑھے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَo وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَo (مسلم شریف، جلد۱، صفحہ۴۳۴، ترمذی شریف، جلد۲، صفحہ۱۸۳)

اللہ کی ذات پاک ہے جس نے اس کو ہمارے اختیار میں دیا ہے، اور ہم اس کو اپنے قابو میں کرنے کے اہل نہیں تھے اور ہم صرف اپنے رب کے پاس لوٹنے والے ہیں۔

کسی منزل پر اُترنے کی دُعا

جب دورانِ سفر کسی جگہ ٹھہرنا پڑے تو یہ دُعا پڑھ کر ٹھہر جائے۔

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلاً مُّبَارَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَo

(سورۃ المؤمنون، آیت ۲۹، بحوالہ الحزب الاعظم صفحہ۹)

اے میرے رب مجھے برکت کے ساتھ یہاں اُتار۔ اور آپ بہترین اُتارنے والے ہیں۔

سمندر کے اوپر سے گزرتے ہوئے ہوائی جہاز میں پڑھنے کی دُعاء

جب ہوائی جہاز پرواز کر جائے اور پرواز کے دوران جب سمندر کے اوپر سے گزرے تو یہ دُعاء پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِهَا وَمُرْسٰهَا ط اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌo وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ م بِیَمِیْنِهٖ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَo

(سورۃ ہود، آیت ۴۱، سورۃ الزمر آیت ۶۷، بحوالہ حصن حصین، صفحہ۱۷۴)

اللہ کے نام سے اس کا چلنا ہے، اور اللہ کے نام سے اس کا ٹھہرنا ہے، بیشک میرا رب غفور و رحیم ہے۔ وہ لوگ خدا کی عظمت و قدر کو کماحقہٗ نہیں پہچانتے۔ حالانکہ قیامت کے دن پوری روئے زمین اسی کی مٹھی میں ہوگی۔ اور تمام آسمان اس کے دستِ قدرت میں لپٹے ہوئے ہوں گے اور اس کی ذات پاک و برتر ہے ان کے شرک سے۔

دورانِ سفر پڑھتے رہنے کی دُعاء

اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ

فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ ط

(مسلم شریف، جلد۱، صفحہ۴۳۴، حصن حصین، صفحہ۱۷۳، مشکوۃ شریف، جلد۱، صفحہ۲۱۳، ترمذی شریف، جلد۲، صفحہ۱۸۲)

اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان کر دیجئے۔ اور اس کی درازی کو ہم پر سمیٹ دیجئے۔ اے اللہ آپ ہی سفر میں ہمارے رفیق ہیں۔ اور آپ ہی ہمارے اہل وعیال کی دیکھ بھال کرنے والے ہیں۔ اے اللہ میں آپ کے دربار میں سفر کی مشقت سے پناہ چاہتا ہوں اور پناہ چاہتا ہوں بری حالت دیکھنے سے، اور واپس آکر گھر میں بچوں اور مال میں بری حالت دیکھنے سے۔

صرف حج کا احرام باندھتے وقت پڑھنے کی دُعاء

جب صرف حج کا احرام باندھنے کا ارادہ ہو تو دو رکعت نماز احرام نفل پڑھیں، اور پہلی رکعت میں سورہ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ شریف پڑھیں۔ نماز سے فراغت کے بعد اگر یاد ہو تو یہ دُعاء پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ ط

(ہدایہ رشیدیہ، جلد۱، صفحہ۲۱۶، زیلعی جلد۲، صفحہ۹)

اے اللہ بیشک میں حج کا ارادہ کرتا ہوں اس کو میرے لئے آسان فرما اور میری طرف سے قبول فرما۔

عمرہ یا حج تمتع کے احرام کی دُعاء

جب عمرہ کا احرام باندھنا ہے یا حج تمتع کرنے کا ارادہ ہے تو اس طرح دُعاء پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ ط

(مراقی الفلاح، صفحہ۴۰۲)

اے اللہ بیشک میں عمرہ کرنے کا ارادہ کرتا ہوں اس کو میرے لئے آسان فرما اور اس کو میری طرف سے قبول فرما۔

اور جب متمتع ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھے گا تو حج کی دُعاء پڑھے جو اوپر ذکر کی گئی ہے۔

حجِ قِران کے احرام کی دُعاء

جب حجِ قِران کرنے کا ارادہ ہو یعنی حج اور عمرہ دونوں ایک ساتھ کرنے کا ارادہ ہو تو ان الفاظ میں دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ ؕ

(ہدایہ رشیدیہ، جلد ا، صفحہ ۲۳۷)

اے اللہ بیشک میں حج وعمرہ کا ارادہ کرتا ہوں، دونوں کو میرے لئے آسان فرما اور میری طرف سے قبول فرما۔

احرام کی نماز کے بعد متصلاً مذکورہ دُعا پڑھ کر احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں اور تلبیہ پڑھنے کے بعد احرام کی تکمیل ہو جاتی ہے۔ اور اسی وقت سے وہ تمام اُمور حرام ہو جاتے ہیں جن کا احرام کے بعد کرنا منع ہے۔

تلبیہ کے الفاظ

لَبَّیْکَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَا شَرِیْکَ لَکَ ؕ (مسلم شریف، جلد ا، صفحہ ۳۷۵)

میں تیرے دربار میں حاضر ہوں، اے اللہ میں تیری بارگاہ میں بار بار حاضر ہوتا ہوں، تیرا کوئی ہمسر نہیں، میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوتا ہوں۔ بیشک ہر تعریف اور ہر قسم کی نعمت اور بادشاہت تیرے ہی لئے ہے، تیرا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

حدودِ حرم میں داخل ہونے کی دُعاء

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُکَ وَحَرَمُ رَسُوْلِکَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ وَبَشَرِیْ عَلَی النَّارِ، اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ ؕ (بالمعنی تبیین الحقائق، جلد ۲، صفحہ ۱۷، قاضی خاں جلد ا، صفحہ ۳۱۵، غنیۃ جدید، صفحہ ۹۶، قدیم صفحہ ۵۰)

اے اللہ بیشک یہ تیرا اور تیرے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا حرم ہے۔ پس تو میرا گوشت، خون، ہڈی اور کھال کو جہنم پر حرام فرما۔ اے اللہ [illegible] کے عذاب سے میری حفاظت فرما جس دن تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا۔

مسجد حرام میں داخل ہونے کی دُعاء

جب مسجد حرام میں داخل ہونے لگے تو داہنا پاؤں آگے رکھے۔ اور

درود شریف پڑھ کر یہ دُعاء پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ؕ (ترمذی، جلد۱، صفحہ۷۱، قاضی خاں جلد۱، صفحہ۳۱۵، حصن حصین صفحہ۱۱۳، غنیۃ جدید صفحہ۹۷، قدیم صفحہ۵۱)

میں اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں۔ درود و سلام اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو۔ اے اللہ میرے گناہ معاف فرما اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔

بیت اللہ شریف پر پہلی نظر کی دُعاء

جب مسجد حرام میں داخل ہونے کے بعد کعبۃ اللہ پر پہلی مرتبہ نظر پڑے تو یہ دُعاء پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ ؕ اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَعْظِيْمًا وَّتَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّمَهَابَةً وَّزِدْ مَنْ حَجَّهٗ اَوِ اعْتَمَرَهٗ تَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّتَعْظِيْمًا وَّبِرًّا ؕ

(ہٰکذا قاضی خاں، جلد۱، صفحہ۳۱۵، احکام الحج، صفحہ۴۳)

اے اللہ آپ سلام ہیں، اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔ اے اللہ اپنے اس گھر کی تعظیم و تکریم اور شرف و ہیبت کو زیادہ کر دیجئے۔ اور جو شخص اس کا حج یا عمرہ کرے اس کی تعظیم و تکریم اور شرف اور ثواب زیادہ کر دیجئے۔

اگر یاد ہو تو یہ دُعاء پڑھے، ورنہ اپنی مادری زبان میں اس کا مفہوم ادا کر کے مرادیں مانگے۔

سب سے پہلا کام طواف

باہر سے آنے والے کے لئے مسجد حرام میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلا کام طواف کرنا ہے۔

طواف شروع کرتے وقت یہ دُعاء پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا م بِكَ وَتَصْدِيْقًا م بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً م بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؕ (بالمعنی قاضی خاں، جلد۱، صفحہ۳۱۶)

اللہ کے نام سے میں طواف شروع کرتا ہوں۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ ہی کے

لئے ہر تعریف ہے۔ اور درود وسلام اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو، اے اللہ تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے عہد کے ایفاء اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے اتباع کے لئے حجر اسود کو چومتا اور چھوتا ہوں۔

اور اگر یہ دُعاء نہ پڑھ سکے تو صرف بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ، پڑھ لینا کافی ہے۔

طواف کے ساتوں پھیروں کی الگ الگ دُعائیں:

طواف شروع کرنے کے بعد ہر پھیرے کے لئے الگ الگ دُعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ اور ہم یہاں ہر پھیرے کی دُعاء الگ الگ پیش کرتے ہیں تا کہ پڑھنے والوں کو سہولت ہو۔ مگر یہ بات یاد رہنی چاہئے کہ یہ سب دُعائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بالعموم ثابت تو ہیں لیکن اس ترتیب سے منقول نہیں ہیں، اس لئے ان کے علاوہ دوسری دُعائیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ البتہ رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان کی دُعاء اسی طریقہ سے ثابت ہے جس طرح لکھی جا رہی ہے۔

پہلے چکر کی دُعاء

طواف کے پہلے چکر میں یہ دُعاء پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ[1] وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا م بِکَ وَتَصْدِیْقًا م بِکَلِمَاتِکَ وَوَفَآءً م بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّۃِ نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط (قاضی خاں جلد ۱، صفحہ ۳۱۶)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّآئِمَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ ط

(حصن حصین صفحہ ۲۲۲، منتخب شدہ)

اللہ کی ذات تمام عیوب سے پاک ہے۔ اور ہر تعریف اللہ کے لئے ہے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ بہت بڑا ہے، اسکی مدد کے بغیر گناہوں سے بچا نہیں جا سکتا، اور اللہ ہی کی مدد سے اطاعت پر قدرت ہوتی

---

[1] جو شخص طواف میں یہ دُعاء پڑھے گا، اس کے دس گناہ معاف اور اس کے لئے دس نیکیاں اور دس درجات بلند کئے جائیں گے۔ (ابن ماجہ، صفحہ ۲۱۲)

ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت بڑا اور بڑی عظمت والا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام نازل ہو۔ اے اللہ ہم تجھ پر ایمان لانے کی حالت میں اور تیرے کلمات کی تصدیق کرنے اور تیرے عہد کے ایفاء کرنے اور تیرے نبی اور حبیب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کرتے ہوئے ہم طواف کرتے ہیں۔

اے اللہ بیشک میں تجھ سے عفو اور سلامتی کا سوال کرتا ہوں۔ اور دین اور دنیا و آخرت میں دائمی درگزر اور حصولِ جنت اور جہنم سے نجات کے ساتھ کامیابی کی التجاء کرتا ہوں۔

ہدایت:- یہ دُعاء رکنِ یمانی پر پہنچنے سے پہلے پہلے ختم کر دیں۔ اس لئے کہ رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان پڑھنے کے لئے الگ سے دُعاء حدیث سے ثابت ہے، جس کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ[1] وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۝

---

[1] ابن ماجہ شریف، مکتبہ تھانوی، ۲۱۲، تبیین الحقائق ۲/۱۸۔

اے اللہ! میں آپ سے دُنیا اور آخرت کی بھلائی اور معافی چاہتا ہوں۔ اے ہمارے رب! ہم کو دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما۔ اور جہنم کے عذاب سے ہم کو بچا لیجئے۔ اور جنت میں نیک لوگوں کے زمرے میں ہم کو داخل فرمائیے تو بڑا غالب اور بڑا بخشش کرنے والا دونوں جہانوں کا پالنہار ہے۔

دوسرے چکر کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہہ کر دوسرا چکر شروع کر دیں۔ اور دوسرے چکر میں یہ دُعاء پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَیْتَ بَیْتُکَ وَالْحَرَمَ حَرَمُکَ وَالْاَمْنَ اَمْنُکَ وَالْعَبْدَ عَبْدُکَ وَاَنَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشْرَتَنَا عَلَی النَّارِ[1] اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْهُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَکَرِّهْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ[2] ط
اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ[3] اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِی

---

[1] بالمعنی قاضی خاں ۱/۳۱۵، زیلعی ۲/۱۷۔ [2] حصن حصین مترجم ۱۹۳۔
[3] حصن حصین مترجم ۸۷۔

اَلْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ط

اے اللہ! یہ تیرا ہی گھر ہے۔ یہ حرم تیرا ہی حرم محترم ہے۔ اور یہاں کا امن و امان تیرا ہی قائم کیا ہوا ہے، اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے۔ اور میں عاجز بھی تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرا ہی بندہ زادہ ہوں، اور یہ مقام تیری مدد سے جہنم کی آگ سے پناہ اور حفاظت کا ہے۔ پس ہمارے گوشت اور کھال کو جہنم پر حرام فرما دیجئے۔ اے اللہ ہمیں ایمان کی محبت عطا فرما، اور ہمارے دلوں کو ایمان کے نور سے منور کر دے۔ اور کفر و فسق اور معصیت سے ہمیں نفرت عطا فرما۔ اور ہم کو ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما۔

اے اللہ! مجھ کو قیامت کے دن کے عذاب سے بچا، جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ فرمائے گا، اے اللہ ہم کو بغیر حساب و کتاب کے جنت عطا فرما۔

ہدایت:- یہ دُعاء رکن یمانی پر پہنچنے سے پہلے ختم کر دیں۔ اور رکن یمانی کے بعد ذیل کی دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ط رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ[1]

[1] ابن ماجہ شریف ۲۱۸، مطبوعہ تھانوی ۲۱۲۔

وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ o

اے اللہ! میں آپ سے دنیا و آخرت کی بھلائی اور معافی چاہتا ہوں۔ اے اللہ ہم کو دنیا و آخرت میں بھلائی عطا فرما اور جہنم کے عذاب سے ہماری حفاظت فرما اور نیک لوگوں کے ساتھ ہم کو جنت میں داخل فرما۔ اے بڑے غالب رہنے والے اور بڑی بخشش کرنے والے، دونوں جہانوں کے پروردگار ہم کو جنت میں داخل فرما۔

تیسرے چکر کی دُعاء

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہہ کر تیسرا چکر شروع کر دیں۔ اور یہ دُعاء پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرْکِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ[1] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخِزْیِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ط[2]

[1] تبیین الحقائق ۲/ ۱۷۔ [2] تبیین الحقائق ۲/ ۱۷۔

اے اللہ میں تیرے دین اور احکام میں شک کرنے سے پناہ مانگتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں کسی کو تیرا ہمسر بنانے سے اور تیرے احکام کی مخالفت کرنے سے، اور نفاق سے، سوءِ اخلاق سے، بری چیز کے دیکھنے سے، اور پناہ مانگتا ہوں مال، اہل وعیال اور اولاد کی تبدیلی سے۔ اے اللہ! میں قبر کے فتنہ سے تیرے دربار میں پناہ مانگتا ہوں، اور زندگی اور سکراتِ موت کی سختیوں سے پناہ مانگتا ہوں اور دنیا اور آخرت کی رسوائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

ہدایت: — یہ دُعاء رکنِ یمانی پر پہنچنے سے پہلے ختم کردیں۔ اس کے بعد یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ط رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ[1] یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ٥

اے اللہ! میں آپ سے [illegible] کی بھلائی [illegible] ہوں۔ اے اللہ! ہم کو دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما۔ اور ہماری جہنم کے عذاب سے حفاظت فرما۔ اور ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ تو بڑا غالب رہنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے۔ دونوں جہان کا پالنہار ہے۔

---

[1] ابن ماجہ شریف/۲۱۸، مکتبہ تھانوی/۲۱۲۔

چوتھے چکر کی دُعاء

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہہ کر چوتھا چکر شروع کردیں۔ اور یہ دُعاء پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ[1] یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ یَآ اَللّٰہُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ[2] وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ[3] رَبِّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَآ اَعْطَیْتَنِیْ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِّیْ[4] مِنْکَ بِخَیْرٍ ط

(کتاب المناسک ۳۹)

اے اللہ! میرے اس حج کو حج مبرور اور حجِ مقبول بنادے۔ اور میری اس کوشش کو ٹھکانہ پر لگادے اور میرے گناہوں کی بخشش فرمادے، اور میرے

---

[1] قاضی خاں ۱/۳۱۶، زیلعی ۲/۱۷۔ [2] ترمذی ۱/۱۰۹۔
[3] حصن حصین مترجم ۱/۳۲۱۔ [4] حصن حصین/۱۸۰۔

اس عمل کو مقبول ترین عمل صالح بنا دے اور اس کو ایسی تجارت بنا دے جس میں کوئی گھاٹا نہ ہو۔ اے دلوں کی باتوں کو جاننے والے۔ اے اللہ! مجھ کو تاریکی سے نکال کر اُجالے میں داخل فرما۔ اے اللہ! بیشک میں تیری رحمت کے حصول کے ذرائع اور تیری بخشش کے راستے اور ہر گناہ سے سلامتی کی التماس کرتا ہوں، اور ہر نیکی پر قائم رہنے اور جنت کی کامیابی اور جہنم سے نجات کی التماس کرتا ہوں۔ اے میرے رب! مجھے اس روزی پر قناعت عطا فرما جو تو نے مجھے دی ہے اور مجھے برکت عطا فرما، ان چیزوں میں جو تو نے مجھے عطا فرمائی ہیں۔ اور تو خیر کے ساتھ میری ہر اُس چیز کا نگہبان بن جا جو مجھ سے غائب ہے۔

ہدایت: — یہ دُعا رکن یمانی پر پہنچنے سے پہلے ختم کر دیں، اس کے بعد یہ دُعاء پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ[1] وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

[1] ابن ماجہ،۲۱۸، مکتبہ تھانوی/۲۱۲۔

اے اللہ ہم کو دنیا و آخرت کی بھلائی عطا فرما۔ ہماری جہنم کے عذاب سے حفاظت فرما۔ ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے بڑے غالب رہنے والے، گناہوں کو معاف کرنے والے، دونوں جہانوں کے پالنہار ہماری فریاد سن لے۔

پانچویں چکر کی دُعا

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہہ کر پانچواں چکر شروع کر دیں۔ اور یہ دُعاء پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ[1] وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْھُکَ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً ھَنِیْئَۃً مَّرِیْئَۃً لَّا نَظْمَأُ بَعْدَھَآ اَبَدًا[2] اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ

[1] زیلعی ۱۷/۲۔ [2] زیلعی ۱۷/۲۔

وَعَلَيْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ[1]

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ وَنَعِيْمَهَا وَمَا يُقَرِّبُنِیْ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا يُقَرِّبُنِیْ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ[2]

اے اللہ جس دن تیرے عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، اُس دن مجھے عرش کے سایہ کے نیچے جگہ عطا فرما اور تیری ذات کے علاوہ کوئی باقی رہنے والا نہیں ہے اور مجھ کو اپنے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے سیراب کرا دے۔ ایسا خوش ذائقہ پانی پلا دے کہ جس سے پھر اَبدالآباد تک پیاس نہ لگے۔ اے اللہ میں تجھ سے ہر اُس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کا تیرے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا تھا۔ اور میں ہر اُس چیز کے شر سے تیرے دربار میں پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔ اور تو ہی مددگار اور تو ہی کافی ہے۔ اور اللہ کی مدد کے بغیر معصیت سے حفاظت اور طاعت پر قدرت نہیں ہو سکتی۔ اے اللہ بیشک میں تجھ سے جنت اور اس کی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں اور اس چیز کا سوال کرتا ہوں جو قول و فعل و عمل میں مجھ کو جنت تک پہنچا دے اور میں جہنم

[1] ترمذی ۲/۱۹۲۔ [2] وحصۃ فی الحزب الاعظم، ۶۰، حصن حصین ۳۲۰۔

کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور قول، فعل، عمل میں سے ہر اس چیز سے پناہ مانگتا ہوں جو مجھ کو جہنم سے قریب کر سکتی ہے۔

ہدایت:- یہ دُعاء رکن یمانی پر پہنچنے سے پہلے ختم کر دیں، اس کے بعد یہ دُعاء پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ[1] وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۝

اے اللہ! میں آپ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی اور معافی کا طالب ہوں۔ اے اللہ! ہم کو دنیا و آخرت میں بھلائی عطا فرما۔ اور ہماری جہنم کے عذاب سے حفاظت فرما۔ اور ہم کو نیک لوگوں کے زمرے کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے بڑے غالب رہنے والے اور بڑی مغفرت کرنے والے دونوں جہانوں کے پالنہار۔

چھٹے چکر کی دُعاء

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہہ کر چھٹا چکر شروع کر

[1] ابن ماجہ شریف ۲۱۸، مکتبہ تھانوی ۲۱۲۔

دیں۔ اور یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیَّ حُقُوْقًا کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ وَحُقُوْقًا کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَلْقِکَ ط اَللّٰھُمَّ مَا کَانَ لَکَ مِنْھَا فَاغْفِرْہُ لِیْ وَمَا کَانَ لِخَلْقِکَ فَتَحَمَّلْہُ عَنِّیْ وَاَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَّعْصِیَتِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ بَیْتَکَ عَظِیْمٌ وَّوَجْھَکَ کَرِیْمٌ وَّاَنْتَ یَآ اَللّٰہُ حَلِیْمٌ کَرِیْمٌ عَظِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ط [1]

اے اللہ! بیشک تیرے میرے اوپر بے شمار حقوق ہیں جو تیرے اور میرے درمیان میں ہیں۔ اور بے شمار حقوق میرے اور تیری مخلوق کے درمیان میں ہیں۔ اے اللہ ان میں سے جو حقوق تیرے ہیں مجھ سے ادا ہونے سے رہ گئے ہیں تو اُنہیں معاف فرمادے اور جو تیری مخلوق کے ہیں اُن کو اپنی مخلوق [illegible] اور حرام سے حفاظت فرما۔ اے اللہ اپنی طاعت کے ذریعہ سے معصیت سے حفاظت فرما اور اپنے فضل کے ذریعہ سے غیروں کے دست نگر بننے اور احسان مند ہونے سے میری حفاظت فرما۔ اے بہت زیادہ بخشنے والے،

---

[1] کتاب المناسک ر۴۵۔

اے اللہ بیشک تیرا گھر بڑی عظمت والا ہے اور تیری ذات کرم والی ہے۔ اے اللہ تو بڑا بردبار اور کرم والا اور عظمت والا ہے، درگزر کرنے کو تو پسند فرماتا ہے لہٰذا میری خطاؤں کو درگزر فرماوے۔

ہدایت:- یہ دُعاء رکنِ یمانی پر پہنچنے سے پہلے ختم کردیں، اس کے بعد یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ [1] وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۝

اے اللہ! میں آپ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی اور معافی کا طالب ہوں۔ اے ہمارے رب ہم کو دنیا وآخرت کی بھلائی عطا فرما۔ اور ہماری جہنم کے عذاب سے حفاظت فرما۔ اور ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے بڑے غالب رہنے والے اور بڑی بخشش کرنے والے دونوں جہانوں کے پالنہار۔

---

[1] ابن ماجہ شریف ر۲۱۸، مکتبہ تھانوی ر۲۱۴۔

ساتویں چکر کی دُعاء

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہہ کر ساتواں چکر شروع کر دیں۔ اور یہ دُعاء پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلاً وَّیَقِیْنًا صَادِقًا وَّرِزْقًا وَاسِعًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاکِرًا وَّ حَلَالًا طَیِّبًا وَّتَوْبَةً نَصُوْحًا وَّتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ، رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ[1]

اے اللہ بیشک میں آپ سے ایمانِ کامل اور سچا یقین اور وسیع ترین رزق کا سوال کرتا ہوں اور خشوع کرنے والا دل اور ذکر کرنے والی زبان پاک حلال کمائی اور سچی توبہ اور مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق اور موت کے وقت سکراتِ موت کی آسانی اور مرنے کے بعد مغفرت اور رحمت اور حساب و کتاب کے وقت عفو و درگزر اور معافی اور حصول جنت کے ساتھ کامیابی اور تیری رحمت سے جہنم سے نجات چاہتا ہوں۔ اے بڑے غالب اور بڑی

[1] کتاب المناسک/۴۹۔

بخشش کرنے والے، اے میرے رب مجھ کو علمِ نافع کی زیادتی عطا فرما اور مجھ کو آخرت میں نیک لوگوں کے زمرے میں شامل فرما۔

ہدایت:- یہ دُعاء رکن یمانی پر پہنچنے سے پہلے ختم کر دیں۔ اس کے بعد یہ دُعاء پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ[1] وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ٥

اے اللہ! میں آپ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی اور معافی کا طالب ہوں۔ اے ہمارے رب ہم کو دنیا و آخرت کی بھلائی عطا فرما۔ اور ہماری جہنم کے عذاب سے حفاظت فرما۔ اور ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے بڑے غالب اور بڑی بخشش کرنے والے، دونوں جہانوں کے پالنہار۔

مقام ابراہیم علیہ السلام پر نماز

طواف سے فارغ ہونے کے بعد مقام ابراہیم پر پہنچے۔ اور وہاں پہنچ

[1] ابن ماجہ شریف/۲۱۸، مکتبہ تھانوی/۲۱۲۔

کر یہ آیت پڑھے: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی ط

(سورۃ البقرہ، آیت ۱۲۵) (ابن ماجہ شریف، صفحہ ۲۱۸، مکتبہ تھانوی، صفحہ ۲۱۲، مسلم شریف، جلد ۱، صفحہ ۳۹۵، حصن حصین، صفحہ ۱۸۰)

ترجمہ: (تم مقام ابراہیم کے پاس اپنا مصلّٰی بناؤ)۔

یہ آیت پڑھ کر پھر مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس دو رکعت صلوٰۃ طواف پڑھے۔ بشرطیکہ وہاں پر جگہ خالی ہو اور طواف کرنے والوں کے درمیان اور لوگوں کی بھیڑ میں وہاں پر نماز کی نیت باندھنا جائز نہیں۔ بجائے ثواب کے گناہ کا خطرہ ہے۔

صلوٰۃِ طواف کے بعد مقام ابراہیم علیہ السلام پر دُعائے آدم علیہ السلام

شکرانہ دو رکعت صلوٰۃِ طواف سے فارغ ہونے کے بعد مقام ابراہیم علیہ السلام پر جا کر دُعائے آدم علیہ السلام پڑھے اور دُعائے آدم علیہ السلام کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

اَسْأَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

(کچھ فرق کے ساتھ حوالے) (تبیین الحقائق ۲/۲۰، فتح القدیر ۲/۴۵۷، فتح القدیر زکریا ۲/۴۶۸، شامی کراچی ۲/۴۹۹، تقریرات رافعی ۲/۱۶۰)

اے اللہ! تو میرے ظاہری اور باطنی حالات کو خوب جانتا ہے، میرا عذر قبول فرما اور تو میری حاجت کو جانتا ہے، لہٰذا میری طلب پوری فرما، اور تو میرے دل کی بات جانتا ہے، میرے گناہ معاف فرما۔ اے اللہ بیشک میں تجھ سے ایمان راسخ اور یقین صادق کا سوال کرتا ہوں جو میرے قلب میں پیوست ہو جائے حتیٰ کہ میں جان لوں کہ مجھ کو صرف اتنی مقدار پہنچ سکتی ہے جتنا تو نے میرے لئے لکھ دیا ہے اور میں تجھ سے اس چیز پر رضامندی طلب کرتا ہوں جتنا تو نے میرے لئے مقدر کر رکھا ہے۔

نوٹ: جو شخص نمازِ طواف کے بعد مذکورہ دُعا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دے گا اور اس کی تمام پریشانی دور کر دے گا اور اس پر کبھی فقر و فاقہ کی نوبت نہیں آئے گی۔ اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آئے گی۔ (تبیین الحقائق، جلد ۲، صفحہ ۲۰)

ملتزم پر پڑھنے کی دُعاء

مقام ابراہیم علیہ السلام پر مذکورہ دُعاء سے فارغ ہونے کے بعد ملتزم پر آئے۔ اور ملتزم خانۂ کعبہ کے دروازہ اور حجر اسود کا درمیانی حصہ ہے۔ اور اس جگہ دُعائیں بہت قبول ہوتی ہیں اور ملتزم پر ان الفاظ سے دُعائیں مانگے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا بَيْتُكَ الَّذِىْ جَعَلْتَهٗ مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ كَمَا هَدَيْتَنِىْ لَهٗ فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ وَلَا تَجْعَلْ هٰذَآ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ وَارْزُقْنِى الْعَوْدَ اِلَيْهِ حَتّٰى تَرْضٰى عَنِّىْ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۝ (مراقی الفلاح، صفحہ ۴۰، تبیین الحقائق، ۲/۳۷)

اے اللہ! بیشک یہ تیرا وہ گھر ہے جس کو تو نے تمام عالم کے لئے مبارک اور ہدایت کا ذریعہ بنایا ہے۔ اے اللہ جس طرح تو نے مجھے اس گھر کے لئے ہدایت دی ہے، اسی طرح میری طرف سے قبول فرما۔ اور میرے لیے اس سفر کو محترم گھر کا آخری سفر نہ بنا۔ اور دوبارہ لوٹ کر آنا نصیب فرما یہاں تک کہ تو مجھ سے راضی ہو جائے۔ یا ارحم الراحمین اپنی رحمت سے میری دُعاء قبول فرما۔

میزابِ رحمت کے نیچے پڑھنے کی دُعاء

میزابِ رحمت یعنی بیت اللہ شریف کے پرنالے کے نیچے دُعائیں بہت زیادہ قبول ہوتی ہیں، مگر اس کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ دھکا مکی سے بچتا رہے۔ اگر وہاں دُعاء کرنا ممکن ہو تو وہاں کھڑے ہو کر یہ دُعاء پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا لَّا يَزُوْلُ وَيَقِيْنًا لَا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِىْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ وَاسْقِنِىْ بِكَاْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً لَّا اَظْمَاُ بَعْدَهَآ اَبَدًا۔ (تبیین الحقائق، ۲/۱۷)

اے اللہ میں تجھ سے ایسے ایمان کا طالب ہوں جو کبھی زائل نہ ہو، اور ایسے یقین کا طالب ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مرافقت اور معیت کا طالب ہوں۔ اے اللہ! مجھے اُس دن اپنے عرش کا سایہ عطا فرما، جس دن عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالہ سے ایسا شربت پلا دے کہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوں۔

آبِ زمزم پینے کی دُعاء

ملتزم سے فارغ ہونے کے بعد بئر زمزم پر پہنچے اور آبِ زمزم پیتے وقت ان الفاظ سے دُعاء پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ ط

(حصن حصین، مترجم، ۱۸۹، قاضی خاں، ۳۱۹/۱، زیلعی ۳۷/۲)

اے اللہ میں تجھ سے علم نافع اور رزق واسع اور ہر مرض سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔

سعی بین الصفا والمروہ کے لئے مسجد حرام سے نکلنے کی دُعاء

زمزم سے فراغت کے بعد حجر اسود کا استلام کرے۔ اس کے بعد سعی بین الصفا والمروہ کے لئے صفا پہاڑی کی طرف روانہ ہو جائے اور مسجد حرام سے نکلتے وقت یہ دُعاء پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ ط (غنیۃ الناسک، ۶۸، بالمعنی ترمذی ۷/۱)

اللہ کے نام سے مسجد حرام سے نکلتا ہوں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتا ہوں۔ اے اللہ میرے گناہوں کو معاف فرما دیجئے اور میرے لئے اپنے فضل ورحمت کے دروازے کھول دیجئے۔

صفا پر چڑھنے کی دُعاء:

مسجد حرام سے نکلنے کے بعد صفا کی چڑھائی پر چڑھتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ط

(غنیۃ الناسک، ۶۸، مسلم شریف بالمعنی ۳۹۵/۱)

میں اللہ کا نام لے کر وہاں سے شروع کرتا ہوں، جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع فرمایا ہے۔ بیشک صفا ومروہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

صفا پر کھڑے ہو کر پڑھنے کی دُعاء

جب صفا پہاڑی پر کھڑے ہو جائیں تو بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ ہو کر تین مرتبہ یہ دُعاء پڑھ کر اللہ سے دُعاء مانگیں:

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ط

(مسلم شریف ،۱/۳۹۵،غنیۃ الناسک ،۶۹)

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں، اس کے لئے ملک ہے، اس کے لئے تمام تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا ہے وہی موت دیتا ہے، وہی ہر شئے پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ تنہا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی۔ تنہا اس نے ہجوم کے ساتھ آنے والے لشکروں کو شکست دی ہے۔

نیز یہی دُعاء مَروہ پر بھی اسی طریقہ سے پڑھے جس طرح صفا پر پڑھی گئی تھی۔ اور یہ دُعاء میلین اخضرین سے پہلے پہلے ختم کردے۔

میلین اخضرین کے درمیان پڑھنے کی دُعاء

جب سعی کرتے ہوئے میلین اخضرین یعنی ہرے ستونوں کے پاس پہنچے تو یہ دُعاء پڑھے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ط

(ہٰکذا قاضی خاں ۱/۳۱۷، زیلعی ۲/۲۰)

اے میرے رب میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور میرے ان گناہوں کو درگزر فرما جو تیرے علم میں ہیں، بیشک تو ہی سب پر غالب اور زیادہ کرم کرنے والا ہے۔

میلین اخضرین کے بعد مروہ کی طرف چلتے ہوئے پڑھنے کی دُعاء

میلین اخضرین سے تجاوز کرکے جب مَروہ کی طرف آگے بڑھے تو یہ دُعاء پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِيْ بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاَعِذْنِيْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؀ (تبیین الحقائق ۲/۲۰، قاضی خاں ۱/۳۱۷)

اے اللہ مجھ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا پابند بنادے۔ اور مجھے اُنہیں کے دین پر موت عطا فرما۔ اور ہر گمراہ کن فتنوں سے اپنی رحمت کے ذریعہ سے

میری حفاظت فرما۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے مجھے اپنی رحمت سے نواز۔

پھر میلین اخضرین کے بعد مَروہ تک آنے جانے میں یہی پڑھتا رہے۔ اور اگر کسی کو کوئی بھی دُعاء یاد نہیں ہے تو وہ اپنی مادری زبان میں جو بھی دُعائیں یاد ہوں، اُن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مرادیں مانگتا رہے۔ نیز مذکورہ دُعائیں جس طرح صفا پر پڑھی گئی تھیں اسی طرح مَروہ پر بھی پڑھیں۔

مسئلہ:- میلین اخضرین کے درمیان دوڑ کر چلیں، مگر صفا سے اپنی رفتار پر چلتے ہوئے اُتریں۔ اور پھر میلین اخضرین کے بعد مَروہ تک اپنی ہیئت پر چلیں اور میلین اخضرین کے درمیان ہر چکر میں مَردوں کو دوڑنے کا حکم ہے، عورتوں کو نہیں۔

نو ⑨ ذی الحجہ کو منیٰ سے عرفات کے لئے روانگی کی دُعاء

نو ⑨ ذی الحجہ کی صبح کو منیٰ میں فجر کی نماز پڑھ کر جب سورج طلوع ہو جائے تو عرفات کے لئے روانہ ہو جائے۔ اور روانہ ہوتے ہوئے یہ

دُعاء پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَوَجْهَكَ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَّحَجِّيْ مَبْرُوْرًا وَّارْحَمْنِيْ وَلَا تُخَيِّبْنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ سَفَرِيْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِيْ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط (زیلعی ۲/۲۳)

اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اور تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں۔ تیری ذات کا ارادہ رکھتا ہوں، لہٰذا میرے گناہ معاف فرما اور میرے حج کو قبول فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ کو نامُراد نہ بنا اور میرے سفر میں برکت عطا فرما۔ اور میدانِ عرفات میں میری حاجت پوری فرما۔ بیشک تو ہر شئے پر قادر ہے۔

اس دُعاء کو پڑھ کر روانہ ہو جائے۔ اور راستہ میں تلبیہ کثرت سے پڑھے اور تکبیر، تہلیل، تسبیح، تحمید اور درود و سلام پڑھتے ہوئے عرفات پہنچ جائیں اور درمیان میں بار بار تلبیہ پڑھتا رہے۔

عرفات میں داخل ہونے کی دُعاء

جب میدانِ عرفات کے قریب پہنچ جائے اور جبلِ رحمت پر نظر

پڑھے تو یہ دُعاء پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَوَجْھَکَ اَرَدْتُّ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ وَاَعْطِنِیْ سُوَّالِیْ وَوَجِّہْ لِیَ الْخَیْرَ اَیْنَمَا تَوَجَّھْتُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ. (زیلعی ۲/۲۳)

اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اور تجھ پر ہی توکل کرتا ہوں اور تیری ذات کا ارادہ کرتا ہوں۔ اے اللہ میرے گناہ معاف فرما اور میری توبہ قبول فرما اور میری طلب اور میری مراد مجھے عطا فرما۔ ہر قسم کی خیر کو میرے لئے اس طرف متوجہ فرمادے جدھر میں متوجہ ہوتا ہوں، اللہ کی ذات پاک ہے، ہر تعریف اللہ کے لئے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔

عرفات میں سب سے افضل ترین دُعاء

میدانِ عرفات میں سب سے افضل اور بہتر دُعاء، دُعائے توحید ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اور مجھ سے پہلے

نبیوں نے میدانِ عرفات میں جو دُعائیں کی ہیں ان میں سب سے افضل ترین دُعاء، دُعائے توحید ہے۔ اور دُعائے توحید کے الفاظ یہ ہیں:

لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَ شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

(غنیۃ ۸۳، حصن حصین ۱۸۴، ترمذی ۲/۱۹۹، زیلعی ۲/۲۵)

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ تنہا ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں، اُس کے لئے ملک ہے اور اس کے لئے تمام تعریفیں ہیں اسی کے ہاتھ میں تمام بھلائی ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اس دُعاء کو پڑھ کر اللہ سے جو بھی مرادیں مانگی جائیں، انشاء اللہ قبول ہو جائیں گی۔ اور میدانِ عرفات میں ذکر اور دُعاؤں کے درمیان میں تلبیہ بھی پڑھتے رہیں۔ اگر ممکن ہو تو مذکورہ دُعاء کو عرفات میں (۱۰۰) مرتبہ پڑھے۔

بکثرت پڑھنے کی دُعاء

میدانِ عرفات میں دُعائیں بہت کثرت سے کرنی چاہئیں۔ کیونکہ

عرفات کی دُعاء بہت مقبول اور افضل[1] ہوتی ہے۔ اور میدانِ عرفات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حسب ذیل دُعاء بھی کثرت کے ساتھ پڑھنا ثابت ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِیْ اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیْحُ وَشَرِّ بَوَآئِقِ الدَّھْرِ ط (غنیۃ الناسک/۸۳، حصن حصین/۱۸۳)

اے اللہ میرے دل کو نور سے بھر دے، اور میرے کانوں کو نور سے بھر دے۔ اور میری آنکھوں کو نور سے بھر دے۔ اے اللہ میرا سینہ کھول دے اور دنیا و آخرت میں میرے ہر کام کو آسان فرما دے۔ اے اللہ میں تجھ سے دل کے وسوسوں سے پناہ مانگتا ہوں اور کام کی پراگندگی اور پریشانی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور قبر کے فتنے اور آزمائش سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں تیرے دربار میں ہر اُس چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جو رات میں داخل ہو اور اُس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو دن میں داخل ہو اور ہر اُس چیز کے شر سے

[1] افضل الدعاء دعاءُ عرفۃ ...الخ اوجز المسالک ۳/۲۷۷

پناہ چاہتا ہوں جس کو ہوا اپنے ساتھ لے آتی ہو اور زمانہ کی ہلاکت کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔

عرفات میں ظہر وعصر کی نماز کے بعد وقوف کے شروع میں پڑھنے کی دُعاء

اور عرفات میں ظہر وعصر دونوں نمازوں کو ظہر کے وقت میں ایک ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اور ان دونوں نمازوں کے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے۔ بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد فوراً ذکر وتلاوت، دُعاء وغیرہ میں مشغول ہونے کے لئے وقوف کریں۔ اور وقوف کی ابتداء میں یہ دُعاء پڑھیں:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ اِنَّ الْخَیْرَ خَیْرُ الْاٰخِرَۃِ، اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ، اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی ط (غنیۃ/۸۳، حصن حصین/۱۸۴)

اے اللہ میں تیرے دربار میں حاضر ہوتا ہوں، بیشک اصلی بھلائی آخرت کی بھلائی ہے۔ اور زندگی نہیں ہے مگر آخرت کی زندگی اصلی زندگی ہے۔ اے

اللہ تو اپنی ہدایت سے مجھے ہدایت عطا فرما۔ اور اپنی پرہیز گاری سے مجھے پاک وصاف فرما۔ اور دنیا و آخرت میں میری مغفرت فرما۔

عرفات میں شام کو پڑھنے کی دُعاء

حجۃ الوداع کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات کی شام کو کثرت کے ساتھ جو دُعاء پڑھی ہے وہ حسب ذیل ہے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ، اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلٰوَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْکَ مَاٰبِیْ وَلَکَ رَبِّ تُرَاثِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَۃِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ ط (غنیۃ/۸۳)

اے اللہ ہر تعریف تیرے لئے ایسی ہے جیسی تو نے کی ہے۔ اور بھلائی تیرے لئے ہے ان چیزوں میں سے جو ہم کہتے ہیں۔ اے اللہ میری نماز میری قربانی و مناسک اور میری زندگی اور موت تیرے واسطے ہے، اور تیرے ہی پاس میری پناہ گاہ ہے۔ اور تیرے لئے ہے اے میرے رب میرا پراگندہ ہونا۔ اے اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دل

کے وسوسہ سے پناہ چاہتا ہوں اور کام کے انتشار اور پراگندگی کی پریشانی سے پناہ چاہتا ہوں۔

عرفات میں دُعاء مانگنے کے لئے جتنی دُعائیں منقول ہیں وہ بہت کثیر تعداد میں ہیں۔ اور بہت لمبی لمبی دُعائیں ہیں ان میں سے چھانٹ چھانٹ کر مذکورہ چار دُعائیں ہم نے یہاں لکھ دی ہیں۔ اور یہ دُعائیں مختصر بھی ہیں اور جامع بھی ہیں۔ ان دُعاؤں کے ساتھ دُعاء کرنے سے انشاء اللہ بہت جلد قبول ہو جائے گی۔

عرفات سے واپسی میں مزدلفہ کے راستہ کی دُعاء

عرفات سے واپسی میں مزدلفہ کے راستہ میں بار بار تلبیہ پڑھتے رہیں، اور کثرت کے ساتھ استغفار کریں اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ یہ کثرت کے ساتھ پڑھتے رہیں، اور اس کے ساتھ یہ دُعاء بھی پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَفَضْتُ وَمِنْ عَذَابِکَ اَشْفَقْتُ وَاِلَیْکَ رَغِبْتُ وَمِنْ سَخَطِکَ رَهِبْتُ فَاقْبَلْ نُسُکِیْ وَاَعْظِمْ اَجْرِیْ وَتَقَبَّلْ

تَوْبَتِیْ وَارْحَمْ تَضَرُّعِیْ وَاسْتَجِبْ دُعَآئِیْ وَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط (بکذا زیلعی ۲/۳۰، ومعناہ فی قاضی خاں ۱/۳۱۸)

اے اللہ میں تیرے دربار میں حاضر ہوتا ہوں۔ اور تیری طرف چلتا ہوں اور تیرے عذاب سے خوف زدہ ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور تیرے غضب سے ڈرتا ہوں۔ اے اللہ تو میرے مناسکِ حج کو قبول فرما اور عظیم ترین ثواب عطا فرما اور میری توبہ قبول فرما۔ اور میری گریہ وزاری پر رحم فرما۔ اور میری دُعاء قبول فرما اور میری مراد اور طلب عطاء فرما۔ اے ارحم الراحمین۔

مزدلفہ کی دُعاء

نویں اور دسویں ذی الحجہ کی درمیانی رات مزدلفہ کی رات ہے۔ اس رات کی فضیلت شب قدر سے کم نہیں ہے۔ تمام رات جاگتے رہنا، نماز، تلاوت اور دُعاء میں مصروف رہنا بڑی خوش قسمتی ہے۔ اور مزدلفہ کی رات میں یہ دُعاء بھی کثرت کے ساتھ پڑھتے رہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ فِیْ ھٰذَا الْمَکَانِ جَوَامِعَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ وَاَنْ تَصْرِفَ عَنِّی السُّوْءَ کُلَّہٗ فَاِنَّہٗ لَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ غَیْرُکَ

وَلَا یَجُوْدُ بِہٖ اِلَّآ اَنْتَ ط (بکذا زیلعی اختصارا، ۲/۲۷)

اے اللہ بیشک میں تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ مجھ کو اس مقدس مقام میں تمام نیکیوں اور بھلائیوں کا مجموعہ عطا فرما۔ اور مجھ سے ہر قسم کی برائیوں کو دور فرما، بیشک تیرے علاوہ یہ کام کوئی نہیں کر سکتا۔ اور نہ تیرے سوا کوئی دوسرا اس بھلائی کی بخشش کر سکتا ہے۔

نوٹ:- مزدلفہ میں رات گزارنے کے بعد فجر کی نماز اوّل وقت میں پڑھ کر وقوف شروع کر دیں۔ اور اس میں اللہ سے دُعائیں مانگیں۔ اور گریہ وزاری کرتے رہیں۔ اور سورج طلوع ہونے سے ذرا پہلے منیٰ کو روانہ ہو جائیں۔

مزدلفہ میں وقوف کی دُعاء

جب مزدلفہ میں فجر کی نماز کے بعد طلوعِ شمس سے پہلے وقوف کیا جائے تو دورانِ وقوف یہ دُعاء پڑھنا بہت بڑے اجر کا باعث ہے۔

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْبَیْتِ الْحَرَامِ وَالشَّھْرِ الْحَرَامِ وَالرُّکْنِ وَالْمَقَامِ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِّنَّا التَّحِیَّۃَ وَالسَّلَامَ وَاَدْخِلْنَا

دَارَ السَّلَامِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط

(مفہوم مہ قاضی خاں ۱/۳۱۸، وبلفظہ از زیلعی ۲/۲۷، اختصاراً)

اے اللہ مشعرِ حرام کے طفیل سے اور بیتِ حرام کے طفیل سے اور حرمت والے مہینوں کے طفیل سے اور رکن اسود اور مقام ابراہیم کے طفیل سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح کو ہماری طرف سے درود وسلام کا تحفہ پہنچادے۔ اور ہم کو سلامتی کے گھر میں داخل فرما۔ یعنی جنت کا اعلیٰ مقام ہم کو عطا فرما۔ اے عظمت والے اور کرم والے ہماری مرادیں پوری فرما۔

نوٹ:- مزدلفہ سے ستّر (۷۰) کنکریاں لے کر چلیں، جو منیٰ میں جمرات کی رمی کرنے میں کام آئیں گی۔ اور ستّر (۷۰) اس لئے لینا ہے کہ اگر تیرہویں تاریخ کو بھی رمی کرنا پڑے تو کل ستّر (۷۰) کنکریاں ہو جائیں گی۔

بطنِ محسّر سے گزرنے کی دُعاء

جب مزدلفہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہو جائے تو راستہ میں وادیٔ محسّر پڑے گی۔ یہ منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان کچھ نشیبی علاقہ ہے، یہاں اصحاب

فیل پر عذاب نازل ہوا تھا، یہاں سے استغفار پڑھتے ہوئے اور یہ دُعا پڑھتے ہوئے گزرنا چاہئے۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ ط (کتاب المناسک ۲۶، مسنون ومقبول دُعائیں ۱۲۲)

اے اللہ ہم کو اپنے غضب کے ذریعہ سے ہلاک نہ فرما۔ اور نہ اپنے عذاب کے ذریعہ ہلاک فرما۔ اور اس سے پہلے ہم کو معاف فرما۔

منیٰ پہنچنے کے بعد پڑھنے کی دُعاء

جب مزدلفہ سے منیٰ کو پہنچ جائیں تو جمرات تک پہنچنے سے پہلے پہلے بار بار تلبیہ پڑھتے رہیں۔ اور تکبیر وتہلیل اور استغفار بھی کرتے رہیں۔

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنًى قَدْ اَتَيْتُهَا وَاَنَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ اَسْأَلُکَ اَنْ تَمُنَّ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰی اَوْلِيَائِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

(کتاب الحج ۱۳۷، بالمعنیٰ قاضی خاں ۱/۳۱۷)

اے اللہ یہ مقام منیٰ ہے جس میں میں حاضر ہوا ہوں۔ اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرا بندہ زادہ ہوں۔ میں تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ تو میرے

اوپر ایسا احسان فرما جیسا کہ تو نے اپنے اولیاء اور نیک بندوں پر فرمایا ہے۔ اے سب سے بڑھ کر رحم والے۔

جمرات پر کنکریاں مارنے کی دُعاء

یوم النحر میں جمرۂ عقبہ کی رمی کرتے وقت پہلی کنکری کے ساتھ تلبیہ ختم کر دینا چاہئے۔ اور ہر کنکری کے ساتھ یہ دُعاء پڑھتے رہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّيْطٰنِ وَرِضًى لِّلرَّحْمٰنِ ؕ

(معلم الحجاج ۱۷۰)

میں اللہ کے نام سے شیطان کو کنکری مارتا ہوں۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ یہ کنکریاں میں شیطان کا منہ کالا کرنے اور اللہ کو راضی کرنے کے لئے مار رہا ہوں۔

اسی طرح تینوں دن کی رمی میں ہر کنکری کے ساتھ یہ دُعاء پڑھتے جائیں۔

جمرات کی رمی کے بعد دُعاء

ہر جمرہ کی رمی کے بعد دُعاء مانگنا بہت مقبول ہے، جن مقامات میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جمرات کی رمی کے

بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعاء مانگی جائے اور یہ دُعاء بھی پڑھی جائے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا ؕ

(قاضی خاں علی الہندیہ ۱/۳۱۸، بکذا زیلعی ۲/۳۰)

اے اللہ اس کو میرے لئے حج مبرور بنا دے اور میرے گناہ معاف فرما۔ اور میری کوشش کو قبول فرما۔

قربانی کی دُعاء

پہلے دن بڑے شیطان کو کنکری مارنے کے بعد یعنی رمی جمار میں خدا کے حکم کی تعمیل کے بعد قربان گاہ پہنچ جائے۔ اور قربانی کرنے کے لئے صرف بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا کافی ہے۔ لیکن اگر کسی کو یاد ہو تو جانور کو لٹاتے وقت یہ دُعاء پڑھے:

اِنِّىْ وَجَّهْتُ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ o اِنَّ صَلٰوتِىْ وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ o

(قاضی خاں علی الہندیہ ۱/۳۱۹، مشکوٰۃ شریف ۱/۱۲۸)

بیشک میں اپنے آپ کو اس ذات کے لئے ہر چیز سے یکسو ہو کر متوجہ کرتا ہوں جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔ اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ بیشک میری نماز میری قربانی میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ رب العلمین کے لئے ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے اور اسی کا ہم کو حکم دیا گیا اور میں سراپا فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

حلق کی دُعاء

قربانی سے فارغ ہونے کے بعد سر منڈا کر احرام کھول دینا ہے اور سر منڈاتے وقت یہ دُعاء پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ نَفْسِيْ وَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَاجْعَلْ لِيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنْهَا نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ ط (قاضی خاں ۱/۳۱۹)

اے اللہ میرے اندر برکت عطا فرما اور میرے گناہ معاف فرما۔ اور سر کے ان بالوں میں سے ہر بال کے عوض میں میرے لئے قیامت کے دن ایک نور عطا فرما۔

مکہ معظّمہ کے قبرستان جنۃ المعلّٰی کی زیارت کی دُعاء

مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع کے بعد دُنیا کے تمام قبرستانوں

میں سب سے افضل ترین قبرستان مکہ معظمہ میں جنت المعلی کا قبرستان ہے۔ اس قبرستان میں ہزار نفوسِ قدسیہ مدفون ہیں۔ سیدۃ النساء حضرت خدیجۃ الکبریٰ اسی قبرستان میں مدفون ہیں۔ جب اس کی زیارت کے لئے پہنچے تو ان الفاظ سے سلام پیش کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ط

(حصن حصین ۲۵۴/۱، ابوداؤد شریف ۴۶۲/۲، مسند امام احمد بن حنبل ۳۷۵/۲، حدیث ۸۸۶۵)

ترجمہ: اے مومن قوم کی بستی کے رہنے والو تم پر سلام ہو۔ اور بیشک ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ تم سے ملنے والے ہیں۔

اس کے بعد سورۃ فاتحہ، سورۃ بقرہ کے شروع کی آیت اور آیۃ الکرسی وغیرہ جو بھی یاد ہو اس کے ذریعہ سے ایصالِ ثواب کر دیں۔

ہر متبرک مقام پر پڑھنے کی دُعاء

دورانِ سفر جب بھی کسی متبرک مقام پر پہنچیں تو اس دُعاء کا پڑھنا بہت مفید ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی مرادیں پوری فرمائیں گے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا ط اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَحْيِنَا مُسْلِمِيْنَ وَالْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ ط

اے اللہ! اے ہمارے رب ہماری عبادت قبول فرما اور ہم کو برائی سے عافیت عطا فرما۔ اور ہماری خطائیں معاف فرما۔ ہم کو مسلمان ہونے کی حالت میں دنیا سے اُٹھا لیجئے اور اسلام کی حالت میں دنیا میں زندہ رکھئے اور ہم کو اپنے نیک بندوں کے ساتھ ملا دیجئے۔

صبح و شام کی دُعاء

روزانہ صبح و شام جو شخص حسب ذیل دُعاء پڑھے گا وہ ہر قسم کی مضرت سے محفوظ رہے گا۔ اگر صبح کو تین مرتبہ پڑھے گا تو دن بھر کے لئے محفوظ رہے گا۔ اور اگر شام کو تین مرتبہ پڑھے گا تو پوری رات کے لئے محفوظ رہے گا۔ دُعاء کے الفاظ یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط (ترمذی ۲/۱۷۶)

اس اللہ کے نام سے (میں صبح کرتا ہوں یا شام کرتا ہوں) جس کے نام کے

ساتھ روئے زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور نہ آسمان میں کوئی چیز نقصان پہنچا سکتی ہے۔ وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

دشمن یا خطرات سے حفاظت کی دُعاء

جب کسی وقت دشمن سے ناگہانی حملہ یا نقصان کا خطرہ ہو تو یہ دُعاء پڑھے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہے گا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ط (حصن حصین مترجم ۱۹۲)

اے اللہ بیشک ہم آپ کو اُن کے مقابل میں سپرد کرتے ہیں اور اُن کی شرارتوں سے تیری پناہ لیتے ہیں۔

دن اور رات میں پڑھنے کی دُعاء "سید الاستغفار"

جو شخص "سید الاستغفار" کو ایک مرتبہ دن میں یا رات میں کامل یقین کے ساتھ پڑھے گا تو اگر وہ اُس دن میں یا رات میں وفات پا جائے گا تو ضرور جنتی ہوگا۔ دُعاء کی اس فضیلت کی وجہ سے حضور پاک

صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کا نام سید الاستغفار رکھا ہے۔ (بخاری شریف ۹۳۳/۲) دُعاء کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ط (بخاری شریف ۹۳۳/۲)

اے اللہ تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو نے مجھ کو پیدا کیا۔ میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر اپنی کوشش و استطاعت کے مطابق قائم ہوں۔ اور میں تجھ سے پناہ لیتا ہوں، ان تمام اُمور کے شر سے جو میں نے کئے ہیں، میں تیری اُن نعمتوں کا اعتراف کرتا ہوں جو تو نے مجھ پر نازل فرمائی ہیں۔ اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، تو میرے گناہ بخش دے، اس لئے کہ گناہوں کا بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں۔

مکہ معظمہ سے واپسی کی دُعاء

آفاقی حاجی پر مکہ معظمہ سے واپسی کے وقت ایک الوداعی طواف کرنا

واجب ہے۔ اور طواف کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد حجرِ اسود کو بوسہ دے۔ اس کے بعد کعبۃ اللہ کی جدائی پر افسوس وحسرت کے ساتھ جس طرح ہو سکے خوب گڑگڑا کر روئے۔ اور اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بنائے اور حسرت کی نگاہ سے بیت اللہ کی طرف دیکھتا ہوا اور روتا ہوا مسجد حرام سے باہر نکلے اور دروازہ پر کھڑے ہو کر یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ هٰذَآ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَیْتِکَ وَارْزُقْنِی الْعَوْدَ اِلَیْهِ [1] لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ط

(مسلم شریف، ۴۳۵/۱، المسالک فی المناسک ۶۳۰/۱)

اے اللہ! میرے اس سفر کو اپنے محترم گھر کا آخری سفر نہ بنا، اور میرے لئے دوبارہ لوٹ کر آنا مقدر فرما۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لئے بادشاہت

---

[1] قاضی خان علی هامش الهندیة، ۳۱۹/۱۔

ہے، اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے، وہی ہر شئے پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اس کی رحمت کا قصد کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنے وعدہ کو سچا کر کے دکھایا اور اپنے بندے کی نصرت فرمائی اور اس نے تنِ تنہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ان دشمنوں کو شکست دی ہے جو ہجوم کے ساتھ لشکر لے کر آئے تھے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا
وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مسائل زیارتِ مدینۃ المنورہ

هُوَ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاؕ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا الآيۃ (سورۃ فتح ۲۸-۲۹)

وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو ہر دین پر غالب رکھے اور اللہ ہی حق ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھ کے لوگ کافروں پر زورآور سخت ہیں اور آپس میں نرم دل ہیں۔ آپ دیکھتے ہیں ان کو رکوع اور سجدے میں اللہ کے فضل کی جستجو میں اور اس کی رضا جوئی میں۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

روضۂ اطہر کی زیارت کی فضیلت

حج سے فراغت کے بعد سب سے افضل اور بڑی سعادت سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کی زیارت ہے۔ کوئی بھی صاحبِ ایمان ایسا نہیں کر سکتا کہ دیارِ اقدس میں پہنچنے کے بعد روضۂ اقدس کی زیارت سے محروم واپس آ جائے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ارشاد فرمایا: جو شخص میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کرے گا اس کے واسطے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔[1]

اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص حج کو جائے اور پھر میری موت کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو اس کی فضیلت ایسی ہے جیسے میری زندگی میں میری زیارت کی ہے۔[2] (مشکوۃ شریف ۱/۲۲۱ وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ ۴/۱۳۴۲، مستفاد عمدۃ المناسک ۳۰۱)

---

[1] من زار قبری وجبت لہ شفاعتی۔ الحدیث (شعب الایمان ۳/۴۹۰، حدیث ۴۱۵۹، المسالک فی المناسک ۱۰۶)

[2] عن ابی عمرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حج فزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیاتی۔ الحدیث المعجم الاوسط ۱/۹۵، حدیث ۲۸۷، مشکوۃ شریف ۱/۲۲۱، السنن الکبری للبیہقی ۸/۲۴۲، حدیث ۱۰۳۰۹)

مدینۃ المنورہ کا سفر

جب مکۃ المکرمہ سے مدینۃ المنورہ کے لئے روانہ ہو جائے تو راستہ میں کثرت کے ساتھ درود وسلام پڑھتا جائے۔ اور جہاں تک ممکن ہو اسی میں مستغرق اور منہمک ہو جائے اور راستہ میں مسجد حرام سے سولہ (۱۶) کلومیٹر کے فاصلہ پر مقام سرف پڑے گا اسی میں اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی قبر ہے، ممکن ہو تو وہاں کھڑے ہو کر فاتحہ اور ایصالِ ثواب کرے۔ اور جوں جوں مدینۃ المنورہ سے قریب ہوتا جائے، خشوع وخضوع اور درود وسلام میں اضافہ کرتا جائے۔ (مستفاد غنیۃ قدیم ۲۰۲، جدید ۳۷۵)

مدینۃ المنورہ کے قریب پہنچنے کی دُعاء

جب زیارتِ مدینہ منورہ کا قصد کرے تو اپنے خیالات اور توجہات کو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یکسو کر لے، اور جتنا مدینہ منورہ سے قریب ہوتا جائے درود شریف کی کثرت کرتا جائے، اور جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچ جائے تو یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِكَ فَاجْعَلْ دُخُوْلِيْ وِقَايَةً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ ... الخ (قاضی خاں ۱/۳۱۹)

اے اللہ یہ تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حرم پاک ہے۔ اس حرم مقدس کو میرے لئے جہنم سے خلاصی کا ذریعہ بنا دے اور اس کو میرے لیے جہنم کے عذاب اور بُرے حساب و کتاب سے حفاظت کا ذریعہ بنا دے۔

دخولِ مدینۃ المنورہ کے آداب و دُعاء

جب مدینۃ المنورہ پہنچ جائے تو شہر میں داخل ہونے سے قبل اگر ممکن ہو تو غسل کر لے۔ اور اگر غسل ممکن نہ ہو تو وضو کر لے، اور نئے کپڑے یا دُھلے ہوئے کپڑے پہن لے۔ اور مدینۃ المنورۃ کے سفر میں ایسی گاڑی کا انتظام ہو جائے تو بہتر ہے جس میں آداب کی رعایت کرنے میں گاڑی والا پریشان نہ کرے۔

اور جب سرورِ کائنات فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں داخل ہو جائے تو بوقتِ دخول یہ دُعاء پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ

مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ط اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِيْ مِنْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِيَآئَكَ وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَاَنْقِذْنِيْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ يَا خَيْرَ مَسْئُوْلٍ ط (غنیۃ ۲۰۳، غنیۃ جدید ۳۷۶)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَّنَا فِيْهَا قَرَارًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ط (غنیۃ جدید ۳۷۶)

اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں جو اللہ تعالیٰ چاہیں گے وہی ہو گا اس کی مدد کے بغیر معصیت سے حفاظت نہیں اور اطاعت پر قدرت نہیں۔ اے میرے رب! مجھ کو سچائی کے ساتھ داخل فرما اور سچائی کے ساتھ نکالئے اور اپنی طرف سے میرے لئے ایک طاقتور مددگار بنا دیجئے۔ اے رب! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھے اپنے رسول ﷺ کی زیارت سے وہ فائدہ عطا فرما جو تو اپنے اولیاء اور فرمانبردار بندوں کو عطا فرماتا ہے۔ اور مجھے جہنم کی آگ سے بچا، اور میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما، اور تو مانگے جانے والوں میں سے سب سے بہتر ہے۔ اے اللہ ہمارے لئے اس شہر میں بہترین ٹھکانا اور بہترین رزق عطا فرما۔

مدینۃ المنورۃ کی فضیلت

پوری روئے زمین میں سب سے افضل ترین زمین کا وہ حصہ ہے جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ اطہر سے ملا ہوا ہے۔ اور یہ خوش قسمتی مدینۂ طیبہ کو حاصل ہے۔ اس کے بعد کعبۃ اللہ اور حرم مکی ہے۔ اس کے بعد حدودِ مدینۃ المنورہ ہے۔ (شامی کراچی، ۲/۶۲۶)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دُعاء فرمائی: اے اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل تھے۔ اُنہوں نے اہل مکہ کے لئے برکت کی دُعاء فرمائی تھی، اور میں تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں۔ میں اہل مدینہ کے لئے برکت کی دُعاء کرتا ہوں، تو اہل مدینہ کو اہل مکہ سے دوگنی برکت عطا فرما۔ چنانچہ آج مدینہ کی برکت لوگوں کی نظروں میں ہے۔ (ترمذی شریف ۲/۲۲۹)

دل میرا تسخیر کیا ایک عربی نے
مکی، مدنی، ہاشمی و مطلبی نے

حرمتِ مدینہ منوّرہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے اللہ! جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حدود مکۃ المکرمہ کو محترم قرار دیا ہے اسی طرح میں حدود مدینۃ المنورہ کو محترم قرار دیتا ہوں۔ (ترمذی شریف ۲/۲۳۰)[1]

اور حضرت سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے برکت کی دُعاء فرمائی، جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لئے برکت کی دُعاء فرمائی ہے۔[2]

---

[1] عن انس ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم طلع لہ احد فقال ھذا جبل یحبنا ونحبہ اللّٰھم ان ابراھیمؑ حرّم مکّۃ وانی احرّم ما بین لا بتیھا الحدیث (ترمذی ۲/۲۳۰)

[2] عن سعد بن ابی وقاص فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ائتونی بوضوءٍ فتوضأ ثم قام فاستقبل القبلۃ فقال اللّٰھم ان ابراھیم کان عبدک وخلیلک ودعا لاھل مکۃ بالبرکۃ وانا عبدک ورسولک ادعوک لاھل المدینۃ ان تبارک لھم فی مدھم وصاعھم مثلی ما بارکت لاھل مکۃ مع البرکۃ برکتین الحدیث ترمذی ۲/۲۲۹

حدودِ مدینہ منورہ

حدودِ مدینہ منورہ بڑے بڑے دو پہاڑوں کے درمیان وسیع وعریض ہموار علاقہ ہے۔ جس کے ایک طرف جبلِ اُحد اور دوسری طرف جبلِ عیر ہے اور بعض روایات میں جبلِ اُحد کی جگہ جبلِ ثور آیا ہے۔[1] اور مدینۃ المنورہ میں جبلِ ثور کے نام سے ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے۔ جو جبلِ اُحد کے دامن پر ہے۔ اور مکۃ المکرمہ میں جو جبلِ ثور ہے وہ کافی بڑا ہے۔

بہر حال جب مدینہ منورہ کی حدود میں داخل ہوجائے تو ہمیشہ اس فکر میں رہنا چاہئے کہ ارضِ مقدس کے احترام کے خلاف کوئی امر صادر نہ ہو۔

ریاض الجنّۃ میں عبادت کی فضیلت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا اور منبرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درمیانی حصہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے جو شخص اس مقام پر جاکر نماز پڑھے گا اور ذکر وعبادت میں

[1] یہ سب روایتیں قدرے فرق کے ساتھ بخاری شریف ۱/۲۵۱، مسلم شریف ۱/۴۴۲، مسند امام احمد ۱/۱۱۹، ترمذی ۲/۲۲۹ میں موجود ہیں۔ مسلم کی عبارت یہ ہے: المدینۃ حرمٌ ما بین عیر الی ثور الحدیث (۲/۴۴۲)

مشغول ہوگا اس کے لئے جنت میں جانا بالکل آسان ہوجائے گا۔

(مسلم شریف ۱/۴۴۶)

اور وہاں پر جگہ مشکل سے ملتی ہے، بھیڑ کافی ہوتی ہے، اس لئے نماز سے ایک آدھ گھنٹہ قبل پہنچنے کی کوشش کی جائے۔ اور اکثر علماء کے نزدیک زمین کا یہ ٹکڑا قیامت کے دن جنت میں چلا جائے گا۔

(تاریخ مدینہ منورہ ۱۲۲)

مسجد نبوی ﷺ میں دخول کے آداب

دل میرا تسخیر کیا ایک عربی نے
مکی، مدنی، ہاشمی ومطلبی نے

جب مدینۂ منورہ میں داخل ہوجائے تو سب سے پہلے مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہوجائے اور مسجد نبوی میں داخلہ سے قبل کسی دوسرے کام میں نہ لگ جائے۔ ہاں اگر کوئی سخت ضرورت پیش آجائے تو اس سے فارغ ہوکر فوراً داخل ہوجائے۔ البتہ عورتوں کا رات میں داخل ہونا بہتر ہے۔ اور مسجد نبوی میں داخل ہوتے وقت یہ دُعاء پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْٓ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ط (غنیۃ الناسک جدید/۹۷،قدیم/۵۱)

اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں اور صلوٰۃ وسلام اللہ کے رسول پر نازل ہو، اے میرے رب! میرے گناہ معاف فرما اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔

اس دُعاء کو پڑھتے ہوئے نہایت عاجزی و انکساری اور خشوع و خضوع کے ساتھ اگر ممکن ہو تو باب جبرئیل علیہ السلام سے داخل ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ اور داخل ہو کر اولاً ریاض الجنہ میں دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ کر دُعاء کرے۔ اور اگر فرض نماز کی جماعت کھڑی ہو جائے تو اس میں شرکت کر لے۔ اور یہ فرض تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جائے گا۔

(فتح القدیر بیروتی ۱۲۸/۳، کوئٹہ ۹۵/۳)

روضہ پرنور علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ پر سلام پڑھنے کے آداب وطریقہ

ریاض الجنہ میں دو رکعت تحیۃ المسجد اور دُعاء سے فراغت کے بعد

نہایت ادب کے ساتھ قبلہ کی طرف سے مواجہ شریف (قبر شریف) کی جالی سے کچھ فاصلہ پر اس طرح کھڑا ہو جائے کہ اپنی پشت قبلہ کی طرف ہو، اور چہرہ قبر مبارک کی دیوار کی طرف ہو۔

اس کے بعد حضورِ قلبی سے غایت درجہ یکسوئی کے ساتھ ان الفاظ سے درود وسلام کا نذرانہ پیش کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خِیَرَۃَ اللّٰہِ مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِہٖ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ وُلْدِ اٰدَمَ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، وَاَشْھَدُ اَنَّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّۃَ وَکَشَفْتَ الْغُمَّۃَ فَجَزَاکَ اللّٰہُ عَنَّا خَیْرًا جَازَکَ اللّٰہُ عَنَّآ اَفْضَلَ مَا جَازٰی نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ، اَللّٰھُمَّ اَعْطِ سَیِّدَنَا عَبْدَکَ وَرَسُوْلَکَ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الْعَالِیَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ

وَعَدْتَّهٗ، وَاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ، اِنَّکَ سُبْحَانَکَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ط (فتح القدیر بیروتی و دیوبند ۳/۱۶۹، مطبوعہ کوئٹہ ۹۵)

اے اللہ کے رسول ﷺ، آپ پر سلام ہے اے اللہ کی مخلوق میں سے سب سے برگزیدہ بندے آپ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے بندوں میں سب سے بہتر آپ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے حبیب آپ پر سلام ہو۔ اے اولادِ آدم کے سردار آپ پر سلام ہو۔ آپ ﷺ پر سلام ہو۔ اے نبی ﷺ اور اللہ کی رحمت اور برکات آپ پر نازل ہوں۔ یا رسول اللہ ﷺ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے رسالت کو پہنچا دیا ہے اور امانت کو ادا کر دیا ہے۔ اور آپ نے اُمت کی خیر خواہی فرمائی ہے اور بے چینی کو دور کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے ان جزاؤں میں سے بہترین جزا عطا فرمائے جو کسی نبی کو اس کی اُمت کی طرف سے دی ہے۔ اے اللہ تو ہمارے سردار، اپنے بندے اور اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند و بالا درجہ عطا فرما اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقامِ محمود پر پہنچا دے

جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نزدیک مقرب درجہ عطا فرما۔ بیشک تو پاک ذات ہے۔ اور عظیم ترین احسان کرنے والا ہے۔

اس طرح درود و سلام سے فارغ ہونے کے بعد حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر آپ کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے اپنی مرادیں مانگے۔ اور اللہ تعالیٰ سے حسنِ خاتمہ، رضائے الٰہی اور مغفرت کا سوال کرے۔ پھر اس کے بعد حضور پاک ﷺ سے شفاعت کی درخواست کرے اور حضور ﷺ سے ان الفاظ کے ساتھ درخواست کی جائے۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰی مِلَّتِکَ وَسُنَّتِکَ ط

(فتح القدیر ۳/۱۸۱، فتح القدیر زکریا دیوبند ۳/۱۶۹، کوئٹہ ۳/۹۵)

یا رسول اللہ ﷺ میں آپ سے شفاعت کا سوال کرتا ہوں اور اللہ کی طرف آپ کا وسیلہ چاہتا ہوں اس بات کے لئے کہ میں اسلام اور آپ ﷺ کے دین اور آپ ﷺ کی سنت پر مروں۔

دوسرے کی طرف سے سلام

اور اگر کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام کے لئے

کہا ہے تو اس کا سلام بھی اس طرح عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ يَسْتَشْفِعُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ ط (غنیۃ جدید ۳۷۹، قدیم ۲۰۴)

یا رسول اللہ ﷺ آپ پر فلاں بن فلاں کی طرف سے سلام ہے۔ وہ آپ سے اپنے رب کے پاس شفاعت کا طالب ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی طویل دُعائیں بعض کتابوں میں موجود ہیں۔ مگر بہت زیادہ لمبی دُعاؤں کا احاطہ کرنا اور یاد کرنا عام لوگوں کے لئے پریشانی کا باعث بن جاتا ہے اس لئے اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ نیز اگر کسی کو دُعاء اور درود وسلام کے مذکورہ الفاظ بھی یاد نہ ہو سکیں تو وہ اپنی مادری زبان میں جس طرح بھی ہو سکے ادب کے ساتھ روضۂ اطہر پر سلام پیش کر دے۔ اور جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے کثرت کے ساتھ مذکورہ طریقہ سے روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر درود وسلام پیش کرتا رہے۔

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام

سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمت میں سلام پیش کرنے کے بعد ایک

ہاتھ کے بقدر داہنی طرف کو ہٹ کر سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ کے ساتھ سلام پیش کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَثَانِيَهٗ فِي الْغَارِ وَرَفِيْقَهٗ فِي الْاَسْفَارِ وَاَمِيْنَهٗ عَلَی الْاَسْرَارِ اَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقَ جَزَاکَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا ط

(فتح القدیر ۳/۸۱، فتح القدیر زکریا دیوبند ۳/۱۰۷، کوئٹہ ۳/۹۵، غنیۃ الناسک ۳۰۴)

اے اللہ کے رسول ﷺ کے خلیفہ اور غارِ ثور میں ان کے ساتھی اور سفروں میں ان کے ساتھی اور ان کے رازوں کے امین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اُمت محمدیہ ﷺ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سلام پیش کرنے کے بعد ایک ہاتھ مزید داہنی طرف کو ہٹ کر سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر ان الفاظ کے ساتھ سلام پیش کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَآ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقِ الَّذِیْ اَعَزَّ اللّٰہُ بِہِ الْاِسْلَامَ اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ مَرْضِیًّا حَیًّا وَّمَیِّتًا جَزَاکَ اللّٰہُ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرًا ط (فتح القدیر ۳/۸۱، فتح القدیر زکریا دیوبند ۳/۱۷۰، کوئٹہ ۳/۹۵، غنیۃ الناسک/۲۰۵، غنیۃ جدید/۳۸۰)

اے امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہ جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت وشوکت عطا فرمائی۔ آپ پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسلمانوں کا امام بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندگی میں اور بعد وفات پسند فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو امت محمدیہ کی طرف سے بہتر بدلہ عطا فرمائے۔

اور اگر کسی وقت روضۂ اطہر تک بھیڑ کی وجہ سے نہ پہنچ سکے تو مسجد نبوی کے کسی بھی حصہ میں کھڑے ہوکر سلام عرض کرے۔ مگر اس کی وہ فضیلت نہیں ہے جو مواجہ شریف کے سامنے کی ہوتی ہے۔ نیز مسجد نبوی کے باہر سے بھی اگر مواجہ شریف کے سامنے سے گزرنا ہو تو تھوڑی دیر ٹھہر کر سلام عرض کرتا ہوا جائے۔

دربارِ رسالت کے سامنے ہوکر دُعاء

درود وسلام سے فراغت کے بعد دوبارہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ

وسلم کے سامنے ہوکر حق تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ اور توسل سے ہاتھ اُٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دُعاؤں میں مرادیں مانگیں۔ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کی درخواست کرے، اور اپنے لئے اور اپنے والدین، بچوں، عزیز و اقارب اور دوست واحباب اور تمام مؤمنین اور مؤمنات کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے اللہ تعالیٰ سے دُعائیں مانگیں۔ اور راقم الحروف سیاہ کار کے لئے بھی ایسے مقبول ترین مقام پر دل سے دُعاء فرمائیں۔ اس گنہگار پر بڑا احسان ہوگا۔ (غنیہ جدید/۳۸۰)

درود وسلام ودُعاء کے بعد دو رکعت

درود وسلام اور دُعاؤں کے بعد پھر اُسطوانۂ ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مرادیں مانگیں۔ اس کے بعد پھر ریاض الجنۃ میں جتنی ہو سکے نفلیں پڑھ کر دُعائیں مانگیں، اور ریاض الجنۃ میں دُعائیں بہت قبول ہوتی ہیں۔ اور جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے، پانچوں نمازیں مسجد نبوی ہی میں حاضر ہوکر ادا کرنے کی کوشش

کرے۔ اور ہمہ وقت تلاوت، ذکر، دُعاء، اور نوافل میں مشغول رہے۔ اور کوئی وقت اِدھر اُدھر ضائع نہ ہونے دے، اور عبادت و یکسوئی میں راتوں کو جاگتا رہے۔ (فتح القدیر زکریا دیوبند ۱۷۰/۲)

راقم الحروف بھی آپ سے دُعاء کی درخواست کرتا ہے۔

ریاض الجنۃ کے سات ستون

مسجد نبوی کا وہ قدیم حصہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ممبر اور حجرۂ عائشہ ؓ کے درمیان واقع ہے وہی ریاض الجنۃ کا حصہ ہے۔ اور اس حصہ میں سات ستون ہیں اور ہر ایک ستون پر سونے کا پانی چڑھا ہوا ہے۔ اور مسجد نبوی میں یہ سات ستون بالکل نمایاں ہیں۔ اور یہ ساتوں ستون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ہیں اور ہر ایک پر نام بھی لکھا ہوا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

استوانۂ حنانہ: - استوانۂ حنانہ وہ ستون ہے جو کھجور کے تنہ کا تھا۔ مسجد نبوی میں منبر بننے سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی ستون پر ٹیک لگا کر خطبہ اور وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ اور جب منبر بن گیا اور ستون

کو چھوڑ کر منبر پر جلوہ افروز ہو کر خطبہ دینے لگے، تو یہ ستون باقاعدہ آواز کے ساتھ زور زور سے رونے لگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے سینہ مبارک سے لگا لیا تو رونا بند ہو گیا۔

(ترمذی شریف بروایت عبداللہ بن عمر ؓ ۱۱۳/۱)

کھجور کا تنہ تو وہاں مدفون ہے، لیکن اب وہاں پختہ ستون ہے۔

استوانۂ ابولبابہ ؓ: - حضرت ابولبابہ ؓ جلیل القدر صحابی ہیں۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر ان سے کوئی خطا صادر ہو گئی تھی تو اُنہوں نے خود اپنے آپ کو مسجد نبوی کے اس ستون سے باندھ دیا تھا جو استوانۂ ابولبابہ ؓ کے نام سے مشہور ہو گیا ہے۔ اور اُنہوں نے یہ عہد کیا تھا کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود نہیں کھولیں گے، بندھا رہوں گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جب تک خدا کی طرف سے مجھے حکم نہ ہوگا، میں بھی نہیں کھولوں گا۔ چنانچہ پچاس دن تک اس حالت میں بندھے رہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے اندر ان کی توبہ کی قبولیت کا اعلان فرمایا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ نفس نفیس اپنے دستِ مبارک سے کھول دیا تھا۔ ان کی توبہ کا ذکر سورۂ توبہ میں

ہے۔ اس جگہ پر توبہ کی قبولیت قرآن سے ثابت ہے اس لئے یہاں پر دو رکعت نماز پڑھ کر توبہ و استغفار اور دُعاء کرنی چاہیے۔

(المسالک فی المناسک ۱۰۷۹/۲)

استوانۂ وفود:- استوانۂ وفود وہ ستون ہے جس کے پاس بیٹھ کر باہر سے آنے والے قبائل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر اسلام کی بیعت کی ہے۔ یہ ستون حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حجرۂ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دیوار سے متصل ہے۔ (غنیۃ جدید/۳۸۲)

استوانۂ حرس:- استوانۂ حرس وہ ستون ہے جو حجرہ عائشہ □ کی دیوار سے متصل ہے۔ ہجرت کے بعد شروع شروع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر پہرہ دیا جاتا تھا تو پہرہ دینے والا اسی ستون کے پاس بیٹھ جاتا تھا اور بعد میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اعلان فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت اللہ تعالیٰ خود فرمائیں گے۔ قرآنی اعلان کے بعد پہرہ کا سلسلہ ختم ہوگیا تھا۔ (غنیۃ جدید/۳۸۱)

استوانۂ جبرئیل علیہ السلام:- حضرت جبرئیل امین علیہ السلام جب وحی لے کر حضرت دحیہ کلبی علیہ السلام کی شکل میں تشریف لاتے تو اکثر و بیشتر اسی

ستون کے پاس بیٹھے ہوئے نظر آتے تھے۔ اور اس جگہ کو مقام جبرئیل علیہ السلام بھی کہتے ہیں۔ اس جگہ بھی دُعائیں بہت زیادہ قبول ہوتی ہیں۔

استوانۂ سریر:- استوانۂ سریر وہ ستون ہے جہاں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ اور آرام کے لئے اسی جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر بچھا دیا جاتا تھا۔ یہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کی جگہ ہے، اس لئے یہاں بھی دُعائیں بہت زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ (غنیۃ جدید/۳۸۱)

اُستوانۂ عائشہ رضی اللہ عنہا:- ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ میری مسجد میں ایک جگہ ایسی ہے کہ اس جگہ نماز پڑھنے کی فضیلت اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے گی تو نمبر لگانے کے لئے قرعہ اندازی کی نوبت آجائے گی۔ اس کے بعد سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اس جگہ کی جستجو کرتے رہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو جگہ بتلا دی کہ اس جگہ جا کر توبہ و استغفار اور دُعاء اور نمازوں میں مشغول ہو جائیں۔ اس لئے اس ستون کو اُستوانۂ عائشہ رضی اللہ عنہا کہا جاتا ہے۔ اس جگہ

بھی دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ (تحیۃ جدیدہ/۲۸۱)

لہٰذا مذکورہ مقامات میں سے کسی بھی جگہ دُعاء ترک نہ کریں۔

مسجد نبوی ﷺ کے ابواب

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہونے کے لئے جو ابواب ہیں، ان کی اجمالی تفصیل یوں ہے۔ شاہ فہد کی تعمیر سے قبل مسجد نبوی کے کل دس دروازے تھے۔ (۱) بابِ جبرئیل علیہ السلام۔ (۲) باب النساء۔ (۳) باب عبدالعزیز (۴) بابِ عمر رضی اللہ عنہ۔ (۵) باب مجیدی۔ (۶) بابِ عثمان رضی اللہ عنہ۔ (۷) باب السعود۔ (۸) باب ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ (۹) باب الرحمۃ۔ (۱۰) باب السلام۔

اور جانب جنوب میں قبلہ ہے۔ اس طرف ان میں سے کوئی دروازہ نہیں ہے۔

جانب مشرق کے تین دروازے

جانب مشرق میں تین دروازے ہیں۔ باب جبرئیل، باب النساء،

باب عبدالعزیز۔ ان میں سے بابِ جبرئیل علیہ السلام اور باب النساء قدیم ہیں۔ اور باب عبدالعزیز سعودی حکومت نے بنایا ہے، ان میں روضۂ اطہر سے قریب ترین دروازہ بابِ جبرئیل علیہ السلام ہے۔ جب اس دروازہ سے داخل ہوں گے تو بائیں ہاتھ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ ہوگا اور دائیں ہاتھ کو اصحاب صُفّہ کی قیام گاہ ہوگی۔ اور تھوڑا آگے بڑھیں گے تو حجرۂ فاطمہ رضی اللہ عنہا ختم ہو کر بائیں ہاتھ کو ریاض الجنۃ کا حصہ شروع ہو جائے گا۔ حضرت سیدنا جبرئیل امین علیہ السلام اکثر اسی دروازہ سے تشریف لایا کرتے تھے۔

اس کے بعد دوسرے نمبر میں باب النساء اور تیسرے نمبر میں باب عبدالعزیز ہے۔

جانبِ شمال کے تین دروازے

جانبِ شمال سے جب مسجد نبوی میں داخل ہوں گے تو بڑے بڑے تین دروازے پڑیں گے۔ بابِ عمر رضی اللہ عنہ، بابِ مجیدی، بابِ عثمان رضی اللہ عنہ۔ ان میں سے درمیان میں بابِ مجیدی پڑے گا۔ اور بائیں ہاتھ کو بابِ عمر رضی اللہ عنہ اور دائیں ہاتھ کو بابِ عثمان رضی اللہ عنہ پڑے گا۔

جانبِ مغرب کے چار دروازے

مغرب کی جانب میں چار دروازے ہیں۔ ان میں شمالی مغربی جانب میں سب سے پہلے باب السعود، پھر دوسرے نمبر میں باب ابوبکر رضی اللہ عنہ، تیسرے نمبر پر باب الرحمۃ، چوتھے نمبر پر باب السلام ہے۔ لہٰذا باب السلام بابِ جبرئیل علیہ السلام کے مدِ مقابل میں پڑے گا۔ ان دس دروازوں میں بابِ جبرئیل علیہ السلام سے داخل ہونا زیادہ افضل ہے۔

نوٹ:- مذکورہ دس دروازوں میں سے کوئی بھی دروازہ جانبِ جنوب یعنی قبلہ کی طرف نہیں ہے۔ البتہ ترکی حکومت کی تعمیر پر جو سعودی حکومت نے دائیں اور بائیں یعنی جانبِ مغرب اور جانب مشرق میں اضافہ کیا ہے۔ اس اضافہ میں دو بڑے بڑے دروازے سعودی حکومت نے بنائے ہیں۔ ایک قدیم مسجد کی داہنی جانب باب السلام سے مغرب کی طرف کچھ فاصلہ پر ہے۔ اور دوسرا قدیم مسجد کے بائیں جانب باب جبرئیل علیہ السلام سے مشرق کی طرف کچھ فاصلہ پر ہے۔ یہ دونوں دروازے کافی بڑے بڑے ہیں۔ اور یہ اس اضافہ میں ہیں جو مسجد نبوی کے قدیم حصہ سے پیچھے کو ہٹ کر بنایا گیا ہے۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

جنت البقیع

جنت البقیع مدینہ منورہ کا وہ وسیع وعریض قبرستان ہے جس میں ہزارہا صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین، اولیاء اللہ اور نفوسِ قدسیہ مدفون ہیں۔ یہ قبرستان مسجد نبوی کی جانبِ قبلہ میں جنوبی مشرقی سمت میں واقع ہے۔ اور اس وقت مسجد نبوی اور جنت البقیع کے درمیان کوئی آبادی یا عمارت حائل نہیں ہے۔ اور اس قبرستان میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے نو اُمّہات المومنین مدفون ہیں۔

(١) اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا۔ (٢) اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا۔ (٣) اُم المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا۔ (٤) ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔ (٥) اُم المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا۔ (٦) اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا۔ (٧) اُم المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا۔ (٨) اُم المومنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا۔ (٩) اُم المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا۔ (المسالک فی المناسک للکرمانی ٢/١٠٨٦)

اورازواجِ مطہرات میں سے اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ مکۃ المکرمہ کے قبرستان جنت المعلیٰ میں آرام فرما ہیں۔ اور اُم المومنین حضرت میمونہؓ کا مزار مقام سرف میں ہے، جو مسجد حرام سے سولہ (۱۶) کلومیٹر کے فاصلہ پر طریق مدینہ میں واقع ہے۔ اور یہ مسافت مسجد حرام سے جنت المعلیٰ کے راستہ سے مسجد عائشہؓ میں پہنچنے کی صورت میں ہے۔

اوراس قبرستان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے حضرت فاطمۃ الزہراؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت زینبؓ، حضرت اُم کلثومؓ اور حضرت ابراہیمؓ مدفون ہیں۔ اور نواسۂ رسول حضرت حسن ابن علیؓ بھی اسی قبرستان میں مدفون ہیں۔ نیز حضرت زین العابدینؒ اور حضور ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ کے مزار بھی اسی قبرستان میں ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے حضرت قاسمؓ اور عبداللہؓ مکۃ المکرمہ کے قبرستان جنۃ المعلیٰ میں آرام فرما ہیں۔ نیز اسی قبرستان بقیع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ بنت عبدالمطلبؓ اور عاتکہ بنت عبدالمطلبؓ اور آپ ﷺ کے

چچازاد بھائی حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلبؓ، نیز حضور ﷺ کی رضاعی ماں دائی حضرت حلیمہؓ بھی اسی قبرستان میں مدفون ہیں۔ اور اسی قبرستان میں خلیفۂ ثالث حضرت عثمان ذوالنورینؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت اسعد بن زرارہؓ، حضرت عثمان بن مظعونؓ، حضرت انس بن مالکؓ، اور حضرت علیؓ کی والدہ فاطمہ بنت اسدؓ یہ سب اسی قبرستان میں مدفون ہیں۔ اور صاحبِ مذہب حضرت امام مالکؒ بھی اسی قبرستان میں مدفون ہیں۔ اور اس قبرستان میں سب سے نمایاں حضرت عثمانؓ کا مزار ہے۔ یہ جنت البقیع میں داخل ہونے کے بعد تقریباً دوسو (۲۰۰) قدم کے فاصلہ پر ہے۔ پھر وہاں سے سو (۱۰۰) قدم کے فاصلہ پر دیوار سے متصل حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت فاطمہ بنت اسدؓ کا مزار ہے اور یہ بھی نمایاں ہے۔ نیز ہمارے اکابرین میں سے فقیہ العصر حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوری مہاجر مدنیؒ صاحبِ بذل المجہود شرح ابوداؤد شریف اور شیخ العرب والعجم حضرت مولانا زکریا صاحب شیخ

الحدیث سہارنپوری نور اللہ مرقدہٗ اسی قبرستان میں مدفون ہیں۔

جنت البقیع کی فضیلت

اس قبرستان کو دنیا کے تمام قبرستانوں پر فضیلت حاصل ہے۔ ترمذی شریف میں حدیث شریف مروی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو مدینہ کے قبرستان میں دفن ہونے کا موقع ملے وہ شخص ضرور مدینہ میں آکر مرے۔ اس لئے کہ جو مدینہ کے قبرستان میں مدفون ہوگا، ضرور میں اس کی شفاعت کروں گا۔ (ترمذی شریف ۲/۲۲۹) [1]

نیز بعض کتابوں میں اس کا بھی ذکر ہے کہ جو شخص اس قبرستان میں دفن ہوگا وہ ہمیشہ کے لئے عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

جنت البقیع کی زیارت

حجاج کرام اور عمرہ کرنے والوں کو مدینہ منورہ کی زیارت ضرور نصیب ہوتی ہے۔ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ ان کو اس قبرستان کی

[1] عن ابن عمرؓ قال قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من استطاع ان یموت بالمدینة فلیمت بها فانّی اشفع لمن یموت بها الحدیث (ترمذی ۲/۲۲۹)

زیارت کا موقع ملتا ہے۔ لہٰذا مدینہ کے قیام کے دوران اس قبرستان کی زیارت کی بھی حتی الامکان کوشش کریں اور موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ نیز اگر موقع ملے تو روزانہ زیارت کریں۔ ورنہ کم از کم ہفتہ میں ایک مرتبہ زیارت کے لئے حاضری دیا کریں۔ اور جمعہ کا دن زیادہ بہتر ہے۔ (مستفاد فتح القدیر ۲/۱۸۲، فتح القدیر زکریا ۳/۱۷۱)

اہل بقیع پر سلام

قبرستان بقیع ہر وقت کھلا نہیں رہتا، بلکہ بند رہتا ہے اور جنازہ لے جانے کے لئے کھولا جاتا ہے۔ اور عام طور سے عصر کی نماز کے بعد جنازہ کے ساتھ داخل ہونے میں آسانی ہوتی ہے، اس لئے اس موقع کا انتظار کرکے داخل ہوجائے۔ اور اہل بقیع پر ان الفاظ کے ساتھ سلام پڑھئے:

السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون ط

(ابوداؤد شریف ۲/۴۶۲)

’’اے ایمان والی قوم تم پر سلام ہو بیشک ہم انشاء اللہ تعالیٰ تم سے ملنے والے ہیں۔‘‘

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ الْبَقِیْعِ الْغَرْقَدِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلَھُمْ ط

''اے اللہ اہل بقیع کی مغفرت فرما، اے اللہ ہماری اور ان کی مغفرت فرما۔''

اس طرح اہل بقیع پر عمومی سلام کے بعد جن حضرات کے مزارات کے نشانات باقی ہیں فرداً فرداً ان پر سلام پیش کرے۔

سیدنا حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ پر سلام

قبرستان بقیع میں سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مزار نمایاں ہے، ان کو ان الفاظ سے سلام پیش کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَآ اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَالِثَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ذَا النُّوْرَیْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُجَھِّزَ جَیْشِ الْعُسْرَةِ بِالنَّقْدِ وَالْعَیْنِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْھِجْرَتَیْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَامِعَ الْقُرْاٰنِ بَیْنَ الدُّفَّتَیْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَبُوْرُ عَلَی الْاَکْدَارِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَھِیْدَ الدَّارِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط (غنیۃ جدید/۳۸۴)

اے مسلمانوں کے امام آپ پر سلام ہو۔ اے خلفائے راشدین میں سے تیسرے

نمبر کے خلیفہ آپ پر سلام ہو۔ اے دو[1] نور والے آپ پر سلام ہو۔ اے جیش العسرہ (غزوہ تبوک) کے لشکر کو روپیہ اور ساز و سامان دے کر روانہ کرنے والے آپ پر سلام ہو۔ اے دو[2] ہجرت والے آپ پر سلام ہو۔ اے قرآن کریم کو موجودہ شکل میں جمع کرنے والے آپ پر سلام ہو۔ اے مصیبتوں اور پریشانیوں پر صبر کرنے والے آپ پر سلام ہو۔ اے اپنے گھر میں شہید ہونے والے آپ پر سلام ہو۔ آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت و برکات نازل ہوں۔

اہل بقیع کو ایصال ثواب

حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو سلام پیش کرنے کے بعد سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کے شروع سے مُفْلِحُوْنَ تک اور آیۃ الکرسی اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے اخیر تک اور سورۂ یٰسٓ، سورۂ تبارک الذی، سورۂ قدر، سورۂ الہاکم التکاثر، سورۂ کافرون، سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ سے لے کر گیارہ (۱۱) مرتبہ تک درمیان میں جتنا ہو سکے پڑھ کر تمام اہل بقیع اور تمام

---

[1] دو نور سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا ہیں۔ یکے بعد دیگرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ دونوں کی شادی ہوئی تھی۔

[2] دو ہجرت سے ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ مراد ہیں۔

مؤمنین ومؤمنات کوثواب پہنچادیں۔ اوراگر سب سورتیں نہ پڑھ سکیں تو جتنی بھی ہوسکیں پڑھ کرثواب پہنچادیں۔ (غنیہ قدیم/۴۰۹ جدید ۳۸۸)

سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور شہداءِ اُحد کی زیارت

مسجد نبوی ﷺ سے تقریباً ۵، ۶ کلومیٹر کے فاصلہ پر وہ مقدس اور مشہور پہاڑ واقع ہے جس کے بارے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار پیار ارشاد فرمایا ہے:

أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. (ترمذی ۲/۲۳۰)

اُحد وہ پہاڑ ہے، جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

اور یہی وہ پہاڑ ہے جس پر ۳ھ ہجری میں وہ مشہور واقعہ پیش آیا تھا جس کو جنگ اُحد کہتے ہیں۔ اسی غزوہ میں سیدنا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ ہندہ نے چاب لیا تھا، مگر ہندہ نے بعد میں اسلام قبول کرلیا۔ اور اسی غزوہ میں ستر (۷۰) نفوسِ قدسیہ نے جام شہادت پی لیا تھا۔ اسی غزوہ میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دندانِ مبارک شہید ہو گئے تھے۔ اسی غزوہ میں سر مبارک پر چوٹ آئی تھی۔ اسی غزوہ میں جسدِ اطہر میں جگہ جگہ

تیر اور نیزوں کے نشانات لگ گئے تھے۔ پہاڑ کے دامن میں پتھر کی وہ چٹان آج بھی نمایاں ہے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کے مونڈھے پر قدم مبارک رکھ کر چڑھے تھے اور چڑھ کر غار کا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی حالت کا معائنہ فرمایا تھا۔

اور اسی اُحد پہاڑ کے دامن میں ایک ہموار میدان میں سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور باقی شہداءِ اُحد کی قبریں ہیں اور اسی قبرستان کو چہار دیواری سے گھیر دیا گیا ہے۔ اور جالی دار دیواروں سے قبریں اچھی طرح نظر آجاتی ہیں۔

مدینہ المنورہ کے قیام کے دوران شہداءِ اُحد کی زیارت بھی بڑی خوش نصیبی اور بڑا کارِثواب اور مستحب ہے۔ (مستفاد فتح القدیر ۳/۱۸۳، فتح القدیر زکریا ۳/۱۷۲، غنیہ قدیم/۲۰۸، جدید/۱۸۶)

جبلِ اُحد کے درخت کی فضیلت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اُحد پہاڑ پر پہنچو تو اس کے درخت میں سے کچھ کھالو۔ اگر چہ اس کے درخت خاردار ہی کیوں نہ

ہوں۔لہٰذا جس کو وہاں جانے کا موقع میسر ہو اُس کا وہاں کی چیزوں میں سے کچھ کھالینا مستحب ہے۔ (وفاء الوفا باخبار دار المصطفٰے ۹۲۶/۲)

مسجد نبوی میں چالیس نمازیں

مسجد نبوی ﷺ میں ایک نماز پڑھنا بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ دوسری مسجدوں میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ (ابن ماجہ شریف ۱۰۲/) نیز مسجد نبوی میں چالیس (۴۰) نمازیں بلاناغہ پڑھنا عظیم ترین فضیلت کی بات ہے۔ اور عذاب قبر اور نفاق سے براءت اور جہنم سے خلاصی نصیب ہوتی ہے۔ (مسند احمد بن حنبل ۱۵۵/۳ حدیث ۱۲۶۱۱، مستفاد ایضاح المسائل ۱۲۸/، فتاوی محمودیہ ۱۸۶/۳، فتاوی رحیمیہ ۲۲۲/۵)

مسجدِ قباء کی زیارت اور نماز

مسجد قباء وہ مسجد ہے جس کی تعمیر میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے پتھر رکھا ہے۔ اور ہجرت کے بعد سب سے پہلے اس مسجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ اور یہی وہ مسجد ہے جس کے بارے میں قرآن کریم میں لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فرمایا گیا ہے۔ اب یہ

مسجد بہت بڑی بن گئی ہے۔ سڑک سے متصل کھلے میدان میں ہے۔ اور یہ مسجد مسجد نبوی سے تقریباً تین چار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اس مسجد میں ایک نماز پڑھنے سے ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

(ابن ماجہ شریف ۱۰۲/، بخاری شریف ۱۵۹/۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہفتہ کے دن مسجد قباء تشریف لے جاتے تھے، اس لئے کسی کو ہفتہ کے دن کا موقع ملے تو ہفتہ ہی کو مسجد قبا میں حاضری دینے کی کوشش کرے۔ اور قباء ہی کے علاقہ میں بئر اریس ہے، یعنی وہ کنواں ہے جس میں سرکار ﷺ کی انگوٹھی سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے گر گئی تھی، پھر نہیں ملی تھی۔ (مسلم شریف ۲۲۸/۱ مستفاد فتح القدیر ۱۸۴/۳)

مسجد جمعہ:- مسجد نبوی سے قباء کو جاتے وقت راستہ میں مشرقی جانب وادئ زانونا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قبیلہ بنو سالم رہتا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس قبیلہ میں یہ مسجد بن گئی تھی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جمعہ اسی مسجد میں ادا فرمایا تھا، اس لئے اس کو مسجدِ جمعہ کہا جاتا ہے۔ اس جگہ بھی دُعاء قبول ہوتی ہے۔ لہٰذا اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دُعائیں مانگی جائیں۔

مسجدِ اجابہ:- یہ وہ مقام ہے جہاں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت لمبی نماز پڑھ کر تین دُعائیں کی تھیں۔ ایک دُعاء یہ کی تھی کہ اے اللہ میری اُمت کو عام قحط سالی سے ہلاک نہ فرما۔ دوسری دُعاء یہ فرمائی تھی کہ اے اللہ میری اُمت کو اغیار کے تسلط سے ناکام اور ہلاک نہ فرما۔ یہ دونوں دُعائیں قبول ہوگئی تھیں۔ تیسری دُعاء یہ فرمائی تھی کہ اے اللہ میری اُمت کی آپس کی خانہ جنگی اور آپس کی خوں ریزی سے حفاظت فرما۔ یہ دُعاء قبول نہیں ہوئی تھی۔ (ترمذی شریف ۲/۴۰، کتاب الفتن)

اس مقام پر اس وقت ایک مسجد ہے، اس کو مسجد الاجابہ کہتے ہیں۔ یہ مسجد جنت البقیع سے جانبِ شمال میں بستان سمان کے پاس ہے۔ اس میں جا کر بھی دو رکعت نماز پڑھ کر دُعاء کرنا مستحب ہے۔

مسجد ابی بن کعب رضی اللہ عنہ:- جنت البقیع سے متصل حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا مکان تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بکثرت وہاں تشریف لے جا کر نماز پڑھ کر دُعاء فرمائی ہے۔ اس جگہ ایک مسجد بنی ہوئی ہے۔ جو مسجد ابی بن کعب سے موسوم ہے، وہاں بھی دُعاء قبول ہوتی ہے۔ اس وقت یہ مسجد جنت البقیع کے احاطہ کے اندر آگئی ہے۔

مدینہ طیبہ سے واپسی کے آداب

جب مدینۃ المنورہ سے واپسی کا ارادہ ہو تو ریاض الجنۃ میں یا مسجد نبوی کے کسی بھی حصہ میں دو (۲) رکعت نفل پڑھ کر روضۂ اطہر علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ پر حاضر ہو کر پہلے کی طرح درود وسلام پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دُعاء کرے۔ اے اللہ! میرے سفر کو آسان فرما دے اور مجھے سلامتی و عافیت کے ساتھ اپنے اہل و عیال میں پہنچا دے۔ اور مجھ کو دونوں جہان میں آفتوں سے محفوظ فرما۔ اور میرا حج اور میری زیارت کو شرفِ قبولیت سے ہمکنار فرما۔ اور مجھے مدینۃ المنورہ کی دوبارہ حاضری نصیب فرما۔ اور یہ میرا آخری سفر نہ بنا۔ اس کے بعد اگر یاد ہو تو ذیل میں آنے والی دُعاء پڑھے۔ (مستفاد معلم الحجاج، صفحہ ۳۲۶)

مدینہ منورہ سے واپسی کی دُعاء

اگر یاد ہو تو روضۂ اطہر کے سامنے ذیل کی دُعاء پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْ هٰذَا آخِرَ الْعَهْدِ بِنَبِيِّكَ وَمَسْجِدِهٖ وَحَرَمِهٖ وَيَسِّرْلِي الْعَوْدَ اِلَيْهِ وَالْعُكُوْفَ لَدَيْهِ وَارْزُقْنِي

الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرُدَّنَا اِلٰى اَهْلِنَا
سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ اٰمِنِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

(غنیۃ جدید/۳۸۸،قدیم ۲۱۰،ہکذا قاضی خاں ۱/۳۱۹)

اے میرے اللہ! آپ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسجد نبوی اور حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس زیارت کو آخری زیارت نہ بنا۔ بلکہ میرے لئے دوبارہ آنا اور ٹھہرنا آسان فرما اور میرے لئے دنیا و آخرت میں سلامتی اور عافیت نصیب فرما۔ اور مجھے اپنے گھر عافیت اور سلامتی و اجر وثواب کے ساتھ پہنچادے۔ اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے مالامال فرما۔

اس کے بعد نہایت حسرت اور صدمہ کے ساتھ دیار حبیب سے رخصت ہوجائے۔

مدینہ منورہ کی کھجور وطن لانا

جب مدینۃ المنورہ سے واپسی کا سفر ہو تو مدینۂ طیبہ کی کھجور بھی ساتھ میں لانے کا اہتمام کریں۔ حدیث پاک میں مدینۃ المنورہ کی کھجوروں کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے اور حضرت سید الکونین ﷺ نے اس کی

فضیلت نہایت اہمیت کے ساتھ بیان فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ کی کھجور کھانے سے زہر بھی اثر نہیں کرتا۔ (مسلم شریف ۲/۱۸۱)

لہٰذا حجاج کرام کا مدینہ منورہ کی کھجوروں کو اپنے وطن لانا اور خود کھانا اور احباب اور اعزاء و اقارب کو کھلانا باعث خیر و برکت ہے۔ اور ہمارے اکابر سے ثابت ہے۔ (نقش حیات ۱/۸۵)

وطن سے قریب پہنچنے کی دعاء

جب حجاج کرام اور عمرہ کرنے والے اس بارونق سفر سے واپس وطن کے قریب پہنچ جائیں تو یہ دعاء پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ...الخ

(مسلم شریف ۱/۴۳۵،غنیۃ جدید/۳۸۹)

ہم اللہ کا نام لے کر سفر سے واپس آرہے ہیں، ہم سفر سے توبہ کرتے ہوئے لوٹنے والے ہیں۔ ہم اللہ کی عبادت کرتے ہوئے لوٹنے والے ہیں۔ ہم اپنے رب کی حمد وثنا کرتے ہوئے سفر سے آرہے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا

کر کے دکھایا اور اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور احزاب کے لشکر کو تنہا شکست دے دی۔

واپسی میں حاجی کا استقبال

جب حجاجِ کرام حج سے واپس آئیں تو ان سے ملاقات، سلام، مصافحہ کرنا اور ان سے دُعاء کرانا باعثِ فضیلت ہے اس لئے کہ حاجی کی دُعا قبول ہوتی ہے۔

مگر حاجی کو روانہ کرتے وقت جلوس کی شکل اختیار کرنا یا نعرہ لگانا سخت ممنوع ہے۔ اور اسی طرح حاجی کی واپسی میں ضرورت سے زیادہ افراد کا ہوائی اڈہ پر پہنچ جانا اور بلا وجہ اتنے لوگوں کا کرایہ خرچ کرنا قابلِ ترک امر ہے۔ اور اس میں ریا کاری بھی ہوتی ہے، جس سے احتراز کرنا نہایت ضروری ہے۔ (مستفاد علم الحجاج، صفحہ ۸[illegible])

حاجی کے یہاں دعوت

حجاجِ کرام کا سفرِ حج کو جانے سے قبل یا سفرِ حج سے واپسی پر دعوت کرنا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، ائمہ مجتہدین، اور سلف وخلف

کسی سے بھی ثابت نہیں ہے۔

نیز حج ایک اہم ترین عبادت ہے، اور عبادت کا نام ونمود اور ریاء کاری سے محفوظ ہونا لازم ہے۔ اور دعوتِ حج میں نام ونمود اور ریاء کاری کا ہونا بہت واضح ہے۔ اس لئے اس رسمی دعوت کو ترک کر دینا ہر حاجی پر لازم ہے۔ لہٰذا دنیا کے نام ونمود کے لئے ایسی عظیم عبادت کے ثواب کو ضائع نہ کریں۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا ط اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ط اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِاَدَآءِ الْمَنَاسِكِ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَارْزُقْنَا الْعَوْدَ بَعْدَ الْعَوْدِ مَرَّةً م بَعْدَ مَرَّةٍ فِىْ كُلِّ سَنَةٍ ط وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ الْبَرِيَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ط

اللہ کی رضا کا طالب

محمد یونس پالنپوری

❐ ❐ ❐

بیت اللہ جایئے اور یہ اشعار پڑھئے

شکر ہے تیرا خدایا، میں تو اس قابل نہ تھا
تو نے اپنے گھر بلایا، میں تو اس قابل نہ تھا
اپنا دیوانہ بنایا، میں تو اس قابل نہ تھا
گرد کعبے کے پھرایا، میں تو اس قابل نہ تھا
مدتوں کی پیاس کو سیراب تو نے کردیا
جام زم زم کا پلایا، میں تو اس قابل نہ تھا
ڈال دی ٹھنڈک مرے سینے میں تو نے ساقیا
اپنے سینے سے لگایا، میں تو اس قابل نہ تھا
بھا گیا میری زباں کو ذکر الا اللہ کا
یہ سبق کس نے پڑھایا، میں تو اس قابل نہ تھا
خاص اپنے در کا رکھا تو نے اے مولا مجھے
یوں نہیں در در پھرایا، میں تو اس قابل نہ تھا
میری کوتاہی کہ تیری یاد سے غافل رہا
پر نہیں تو نے بھلایا، میں تو اس قابل نہ تھا

میں کہ تھا بے راہ تو نے دستگیری آپ کی
تو ہی مجھ کو در پہ لایا، میں تو اس قابل نہ تھا
عہد جو روز ازل میں نے کیا تھا یاد ہے
عہد وہ کس نے نبھایا، میں تو اس قابل نہ تھا
تیری رحمت تیری شفقت سے ہوا مجھ کو نصیب
گنبد خضراء کا سایہ، میں تو اس قابل نہ تھا
میں نے جو دیکھا سو دیکھا بارگاہ قدس میں
اور جو پایا سو پایا، میں تو اس قابل نہ تھا
بارگاہ سید الکونین میں یونس بھلا
سوچتا ہوں کیسے آیا، میں تو اس قابل نہ تھا

راقم الحروف کو مندرجہ ذیل شعر نہایت پسند ہے۔ بقول شاعر:

کروں گا ناز قیامت تلک میں قسمت پر
بقیع میں جو مکمل قیام ہو جائے

(١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ o اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ o

(٢) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ o

(٣) الٓمّٓ o اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ o

(٤) وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ o

(٥) يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط

(٦) يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

(٧) يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ ط

(٨) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَدْعُوْكَ اللّٰهَ وَاَدْعُوْكَ الرَّحْمٰنَ وَاَدْعُوْكَ الْبَرَّ الرَّحِيْمَ وَاَدْعُوْكَ بِاَسْمَآءِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمَنِيْ ط

(٩) سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْاَعْلَى الْوَهَّابِ ط

(١٠) رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ

النَّارِ o

(١١) يَآ اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ وَ يَآ اٰخِرَ الْاٰخِرِيْنَ وَيَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ وَ يَا رَاحِمَ الْمَسَاكِيْنِ وَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ. ط

(١٢) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

(١٣) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ o

(١٤) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِيْ رِضَاكَ ضُعْفِيْ وَخُذْ اِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِيْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَآئِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِيْ وَاِنِّيْ ذَلِيْلٌ فَاَعِزَّنِيْ وَاِنِّيْ فَقِيْرٌ فَاَغْنِنِيْ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

(١٥) اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ط

(١٦) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ فَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ط

(۱۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ط

(۱) اے اللہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔

(۲) اے اللہ ہمارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے۔

(۳) اے اللہ آپ نے اگر ہمارا نام سعیدوں اور نیک بختوں میں لکھا ہو تو اُنہی میں لکھے رکھیو اور اگر آپ نے ہمارا نام شقیوں اور بدبختوں میں لکھا ہو تو ہمارا نام اُن کی فہرست سے مٹا دیجیو اور نیک لوگوں کی فہرست میں لکھ دیجیو اس لئے کہ لکھنا بھی تیرا کام ہے اور مٹانا بھی تیرا کام ہے۔ اور لوح وقلم بھی تیرے پاس ہیں۔

(۴) اے اللہ وہ چیزیں جن کے لینے کا ہم ارادہ کرتے ہیں مگر آپ ہمیں دینا نہیں چاہتے تو اُن کی محبت ہمارے دلوں سے نکال دے اور اس کا خیال بھی نکال دے اور اس گلی میں آنا جانا بھی ختم فرما دے اور اے اللہ وہ چیزیں جن کے لینے کا ہم ارادہ نہیں کرتے مگر آپ ہمیں دینا چاہتے ہیں اُن کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے اور اس گلی میں آنا جانا ہمارے لئے آسان فرما

دے اور اس میں ہمارے لئے خیر مقدر فرما۔

(۵) اے اللہ قرآن تیرا دسترخوان ہے۔ تیرے دسترخوان سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق نصیب فرما دے۔

(۶) اے اللہ ہمیں وہ کام کرنے کی توفیق دے جس سے تیرے دین کو فائدہ پہنچے۔

(۷) اے اللہ ہمیں وہ تجارت کرنے کی توفیق دے جس سے تیرے دین کو فائدہ پہنچے۔

(۸) اے اللہ اُمت کی اجتماعی اور انفرادی پریشانیوں کو دور فرما۔

(۹) اے اللہ ہر فردِ اُمت کو دین کا داعی بنا دے۔

(۱۰) اے اللہ اُمت کے مردوں اور عورتوں کے لئے حلال بستروں کا انتظام فرما۔

(۱۱) اے اللہ اُمت کے مردوں اور عورتوں کی حرام بستروں سے حفاظت فرما۔

(۱۲) اے اللہ ہماری اور ہماری اولادوں کی جڑوں میں حلال روزی داخل فرما۔

(۱۳) اے اللہ ہماری اور ہماری اولادوں کی جڑوں کی حرام اور مشتبہ روزی سے حفاظت فرما۔

(۱۴) اے اللہ اچانک کی خیر عطا فرما اور اچانک کے شر سے ہماری حفاظت فرما۔

(۱۵) اے اللہ ہواؤں کے ساتھ جو خیر آتی ہے وہ ہمارے لئے مقدر فرما اور ہواؤں کے ساتھ جو شر آتا ہے اس شر سے ہماری حفاظت فرما۔

(۱۶) اے اللہ کسی فاسق وفاجر کا احسان ہم پر نہ رکھنا۔

(۱۷) اے اللہ امن کی چادروں کو اپنے بندوں پر پھیلا دے۔

(۱۸) اے اللہ تیری سخاوت کی کہانیاں مشہور ہیں ہمارے اوپر کرم فرما۔

(۱۹) اے اللہ نفس و شیطان کا چھٹ بھیا بننے سے ہمیں بچالے۔

(۲۰) اے اللہ تیرے خزانہ میں جتنا تیرا رحم ہے وہ سارا کا سارا مسلمان مردوں اور عورتوں پر برسا دے۔

(۲۱) اے اللہ تیرے خزانہ میں جتنا تیرا قہر وعذاب ہے ایسے لوگوں پر برسا دے جن کے دلوں پر تو نے گمراہی کی مہر لگادی ہے۔

(۲۲) اے اللہ ہمیں مانگنا نہیں آتا مگر تجھے دینا تو آتا ہے اپنے کرم سے تو ہمیں عطا فرما۔

(۲۳) اے اللہ تو ہی مربی حقیقی ہے، تو ہماری بہترین تربیت فرما۔

(۲۴) اے اللہ اپنے عذاب کے کوڑے سے ہماری حفاظت فرما۔

(۲۵) اے اللہ ہم نے اپنی زندگی کو گناہوں میں ڈبو دیا ہے کسی جگہ سفید نقطہ نہیں ہے تو ہم کو معاف فرمادے۔

(۲۶) اے اللہ اگر فضل کرے تو چھٹیاں اور اگر عدل کریں تو لٹیاں تو ہم پر فضل کا معاملہ فرما۔

(۲۷) اے اللہ تو جسے قریب کردے اُسے کوئی دور نہیں کرسکتا اور تو جسے دور کردے اُسے کوئی قریب نہیں کرسکتا تو ہمیں اپنی رحمت سے قریب کردے۔

(۲۸) اے اللہ تو جسے ہدایت دے دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور تو جسے گمراہ کردے اُسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اے اللہ تو ہمیں ہدایت عطا فرما۔

(۲۹) اے اللہ تیری رحمت تک پہنچنے کے لئے ہمیں بہت واسطوں کی

ضرورت ہے مگر تیری رحمت کو ہم تک پہنچنے کے لئے کسی واسطہ کی ضرورت نہیں ہے اے اللہ اپنی رحمت کی چادر میں ہمیں ڈھانپ لے۔

(۳۰) اے اللہ ہمارا دین سنوار دے جس میں ہمارے ہر کام کی حفاظت ہے۔

(۳۱) اے اللہ ہمیں مایوس نہ کر تیرا اکرم مشہور ہے۔

(۳۲) اے اللہ اس اُمت کو خوشی کے دن اور خوشی کی راتیں دکھا دے۔

(۳۳) اے اللہ ساری مخلوق تیرا کنبہ ہے اپنے کنبہ پر کرم ورحم فرما۔

(۳۴) اے اللہ جس طریقہ سے آپ نے ہماری پیشانیوں کی حفاظت کی ہے کہ ہماری پیشانیاں تیرے علاوہ کسی کے سامنے ماتھا نہیں ٹیکتیں، اسی طریقہ سے ہمارے بدن کے ایک ایک حصہ کی حفاظت فرما۔

(۳۵) اے اللہ تیرے حقوق ہم نے ضائع کئے ہیں اور تیرے بندے اور بندیوں کے حقوق ہم نے ضائع کئے ہیں۔ اے اللہ اپنے حقوق تو معاف فرما دے اور تیرے بندے اور بندیوں کے

حقوق ادا کرنے کی تو ہمیں توفیق عطا فرما اور اگر کمزوری کی وجہ سے یا کاہلی کی وجہ سے یا غفلت کی وجہ سے تیرے بندے اور بندیوں کے حقوق ہم ادا نہ کرسکیں تو تو ہماری طرف سے ادا فرما دے اور ہمیں ان حقوق سے بری فرما دے۔

(۳۶) اے اللہ ہمارا کھویا ہوا دین ہمیں واپس دے دے۔

(۳۷) اے اللہ ہماری کھوئی ہوئی عزتیں ہمیں واپس دے دے۔

(۳۸) اے اللہ ہمارا کھویا ہوا دعوت کا کام ہمیں واپس دے دے۔

(۳۹) اے اللہ جناتوں کی ہدایت کے فیصلے فرما۔

(۴۰) اے اللہ اقوام عالم کی ہدایت کے فیصلے فرما۔

(۴۱) اے اللہ ہماری گردنوں کو ہر ذمہ داری سے آزاد فرما۔

(۴۲) اے اللہ ہم کو اعلیٰ مجلس والوں میں شامل فرما۔

(۴۳) اے اللہ مسلمانوں کی صلاحیتوں کو دین پر لگادے۔

(۴۴) اے اللہ اس اُمت کو باطل کے نرغوں سے نجات دے۔

(۴۵) اے اللہ موت کے بعد کی ہلاکتوں سے ہماری حفاظت فرما۔

(۴۶) اے اللہ ہمارے اقدام اور اقلام کو قبول فرما۔

(۴۷) اے پہاڑوں کے وزنوں کو جاننے والے۔

(۴۸) اے سمندروں کے پیمانوں کو جاننے والے۔

(۴۹) اے ہواؤں کے رخوں کو متعین کرنے والے۔

(۵۰) اے کوّے کے بچے کو اس کے گھونسلے میں روزی پہنچانے والے۔

(۵۱) اے ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنے والے۔

(۵۲) اے دلوں کے خیالات کو پڑھنے والے۔

(۵۳) اے بارش کے قطروں کی تعداد کو جاننے والے۔

(۵۴) اے درختوں کے پتوں کی تعداد کو جاننے والے۔

(۵۵) اے وہ پاک ذات کہ رات کا اندھیرا بھی تیری تعریف بیان کرتا ہے۔

(۵۶) اے وہ پاک ذات کہ دن کا اجالا بھی تیری تسبیح بیان کرتا ہے۔

(۵۷) اے وہ پاک ذات کہ چاند، سورج اور ستارے بھی تیری تعریف بیان کرتے ہیں۔

(۵۸) اے وہ پاک ذات کہ چیونٹیاں بھی تیری تعریف بیان کرتی ہیں۔

(۵۹) اے وہ پاک ذات کہ سمندروں کی تہہ میں آپ نے جو مخلوق پیدا کی ہے وہ بھی تیری تسبیح بیان کرتی ہے۔

(۶۰) اے وہ پاک ذات کہ وادیوں اور گھاٹیوں میں جو ذرات ہیں وہ بھی تیری تعریف بیان کرتے ہیں۔

(۶۱) اے وہ پاک ذات کہ آپ کے ملک میں آپ کا کوئی شریک نہیں۔

(۶۲) اے وہ پاک ذات کہ آپ کو کسی کا دروازہ کھٹکھٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۶۳) اے سب کی دُعاؤں کو سننے والے۔

(۶۴) آپ سب سے پہلے ہیں، آپ سے پہلے کوئی چیز نہیں۔

(۶۵) آپ سب سے آخر ہیں آپ کے بعد کوئی چیز نہیں ہے۔

(۶۶) آپ دلائل کے اعتبار سے اتنے ظاہر ہیں کہ آپ سے زیادہ ظاہر کوئی چیز نہیں۔

(۶۷) آپ اپنی ذات کے اعتبار سے اتنے چھپے ہوئے ہیں کہ آپ

سے زیادہ کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔

(۶۸) اے اللہ ہم کو تقویٰ کا توشہ عطا فرما۔

(۶۹) اے اللہ ہمارے دلوں کو بغض و عناد اور کدورتوں کے غبار سے دھو دے۔

(۷۰) اے اللہ ہنسی مذاق میں بھی جو گناہ کیے ہوں اُنھیں معاف فرما دے۔

(۷۱) اے اللہ جو مرد و عورت ناجائز عشق میں مبتلا ہوا سے اس رذیلے کام سے نجات دے۔

(۷۲) اے دلوں کو پلٹنے والے ہمارے دلوں کو دین پر جما دے۔

(۷۳) اے اللہ ہم سب کو صحیح سمجھ عطا فرما۔

(۷۴) اے اللہ ہماری صورت تو نے اچھی بنائی ہماری سیرت بھی اچھی بنا دے۔

(۷۵) اے اللہ ہماری تحریر و تقریر کو قبول فرما۔

(۷۶) اے اللہ ہمارے آپس کے تعلقات کو خوشگوار بنا دے۔

(۷۷) اے اللہ ہم کو پاکیزہ روزی دے اور پاکیزہ چیزوں میں استعمال

فرما۔

(۷۸) اے اللہ ہر خیر کو ہماری طرف متوجہ فرما۔

(۷۹) اے اللہ ہماری زندگی کا بہترین دن وہ دن ہو جس دن تیری ملاقات ہو۔

(۸۰) اے اللہ ہمارے گناہ تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اگر تو ہمیں معاف کر دے گا تو تیرے دریائے مغفرت میں سے کمی واقع نہیں ہوگی تو ہم کو معاف فرما دے۔

(۸۱) اے اللہ ہم تو تیرے فضل کے عادی ہو چکے ہیں اب ہم کسی امتحان کے لائق نہیں ہیں، بغیر امتحان کے ہمارے بیڑوں کو پار فرما دے۔

(۸۲) اے اللہ بڑھاپے کے وقت میں ہماری روزی کو وسیع فرما دے۔

(۸۳) اے اللہ ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف متوجہ کر دے۔

(۸۴) اے اللہ جن کے لڑکے لڑکیاں غیر شادی شدہ ہو ان کے رشتوں کا بہترین انتظام فرما۔

(۸۵) اے اللہ ہم جیسا گناہ گار تیری زمینوں نے نہیں دیکھا اور تیرے

آسمانوں نے نہیں دیکھا اور تیرے فرشتوں نے نہیں دیکھا اور ہم نے تجھ جیسا کریم آقا نہیں دیکھا کہ ہم گناہ کرتے رہے تو ہمیں روزی دیتا رہا، ہم گناہ کرتے رہے تو ہمیں صحت دیتا رہا، جہاں اتنا کرم فرمایا ہے ایک کرم اور فرمادے ہم سب کے لئے جنت الفردوس کا فیصلہ فرمادے۔

(۸۶) اے اللہ حق کو کہنے کی اور حق کو سننے کی اور حق کو لے کر عالم میں پھرنے کی تو ہم کو توفیق عطا فرما۔

(۸۷) اے اللہ ہمارے جوانوں کی جوانیوں کو پاکیزہ کردے۔

(۸۸) اے اللہ جس وقت میں جو کام کرنے سے تو خوش ہوتا ہے اس کے کرنے کی توفیق عطا فرما اور جس وقت میں جو کام کرنے سے تو ناراض ہوتا ہے اس سے تو ہمیں بچالے۔

(۸۹) اے اللہ جب ہم تیرے پاس آئیں ہمارے ہنسنے سے پہلے آپ ہنس کر ملاقات کر رہے ہوں تو اس کی غیب سے شکلیں اور صورتیں پیدا فرما۔

(۹۰) اے اللہ قرآن کا نور ہمیں عطا فرما۔

(۹۱) اے اللہ تو اپنے نیک و بھلے بندوں کو جو دیا کرتا ہے وہ ہمیں عطا فرما۔

(۹۲) اے اللہ اس مجمع میں جو پریشان حال ہوں ان کی پریشانیوں کو تیرے علاوہ کوئی نہیں جانتا اور یہ کہنا بھی نہیں چاہتے، عافیت سے ان کی پریشانیوں کو دور فرما۔

(۹۳) اے اللہ ہر فرد اُمت کو سنت والی زندگی پر قائم فرما۔

(۹۴) اے اللہ ہیرا پھیری والی زندگی سے ہماری حفاظت فرما۔

(۹۵) اے اللہ ہمارے اس مجمع میں جو تماشائی بن کے آیا ہوا سے بھی قبول فرما۔

(۹۶) اے اللہ ہمارے دل کی کھڑکیوں کو کھول دے۔

(۹۷) اے اللہ ہمارے دین کے سورج کو عروج عطا فرما۔

(۹۸) اے اللہ سارے دروازے بند ہو چکے ہیں صرف آپ کا دروازہ کھلا ہوا ہے، ہم پر رحم فرما، کرم فرما۔

(۹۹) اے اللہ اس مجمع میں سفید بال والے بوڑھے بھی ہیں اور نوجوان

عبادت گزار بھی ہیں اور بچے بھی ہیں جن کے سینوں میں تیرا قرآن محفوظ ہے اگر یہی مجمع اس علاقہ کے کسی کریم کے دروازے پر چلا جائے اور صرف ایک روپے کی بھیک مانگے، اس کریم کے لئے روپیہ دینا جتنا آسان ہے اس سے زیادہ تیرے لئے ہدایت کا دینا آسان ہے، اے اللہ ہماری جھولیوں کو ہدایت سے بھر دے۔

(۱۰۰) اے اللہ جتنے مسلمان جیلوں میں محبوس ہیں ان کی رہائی کے فیصلے فرما۔

(۱۰۱) اے اللہ ہماری کھوٹی پونجی کو قبول فرما۔

(۱۰۲) اے اللہ ہمیں وہ بد بخت انسان نہ بنا رمضان گزر جائے اور ہماری مغفرت نہ ہو۔

(۱۰۳) اے اللہ ہمارے ماں باپ کی مغفرت فرما۔

(۱۰۴) اے اللہ جتنے مسلمان مرد وعورتیں اسلام کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوئے ہیں، ان کی قبروں کو نور سے منور فرما دے، ان کو غریق رحمت فرما دے، ان کی ہڈی ہڈی کو جنت نصیب فرما، ان

کو کروٹ کروٹ آرام نصیب فرما۔

(۱۰۵) اے اللہ آپ کے وہ مبارک آٹھ نام جو آپ نے سورج پر لکھے ہیں اور آپ کے وہ مبارک نام جو آپ نے لوح محفوظ پر لکھے ہیں اور آپ کے وہ مبارک نام جو آپ نے بیت معمور پر لکھے ہیں، اور آپ کے وہ مبارک نام جو آپ نے عرش وکرسی پر لکھے ہیں اور آپ کے وہ اسمائے حسنٰی جو آپ نے تورات میں نازل کئے اور آپ کے وہ اسمائے حسنٰی جو آپ نے انجیل میں نازل کئے اور آپ کے وہ اسمائے حسنٰی جو آپ نے زبور میں نازل کئے اور آپ کے وہ اسمائے حسنٰی جو آپ نے صحف ابراہیم علیہ السلام و موسیٰ علیہ السلام میں نازل کئے اور آپ کے وہ اسمائے حسنٰی جو آپ نے قرآن میں نازل کئے اور آپ کے وہ اسمائے حسنٰی جو ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں بتائے اور آپ کے وہ اسمائے حسنٰی جو آپ نے پہاڑوں پر لکھے ہیں اور آپ کا وہ ایک مبارک نام جس سے تو نے اپنے عرش کو مزین کیا ہے۔ اے اللہ تیرے سارے مبارک ناموں کے طفیل سے دُعا کرتے ہیں اس اُمت کی اجتماعی اور انفرادی پریشانیوں کو دور فرما۔

(۱۰۶) اے خوبصورت پردے والے، اے خوبصورت چادر والے، ہمارے عیبوں پر پردہ ڈال دے۔

(۱۰۷) اے اللہ تو نے اپنے کرم سے اپنا گھر دکھایا اور اپنے کرم سے اپنے نبی کا گھر دکھایا، اسی کرم سے اپنا چہرہ بھی دکھا دے۔

(۱۰۸) اے اللہ ہمارے دل کی تختیوں کو نورانی بنا دے۔

(۱۰۹) اے اللہ ہمارے دل کی محرابوں میں اپنی معرفت کا نور کوٹ کوٹ کر بھر دے۔

(۱۱۰) اے اللہ ہماری آنکھوں میں اپنے عشق کا سرمہ لگا دے۔

(۱۱۱) اے اللہ ہمیں مانگنا نہیں آتا مگر تجھے دینا تو آتا ہے۔ اپنے کرم سے ہمیں عطا فرما۔

(۱۱۲) اے اللہ لوگ مرنے کے بعد غسل دیں گے اس غسل سے پہلے غسل توبہ کی توفیق دے۔

(۱۱۳) اے اللہ لوگ ہمیں کفن کا لباس پہنائیں گے اس سے پہلے تقوے کا لباس ہم کو پہنا دے۔

(۱۱۴) اے اللہ ہماری سیئات کو حسنات سے مبدل فرما دے۔

(۱۱۵) اے اللہ ایمان کی حقیقت ہمارے دلوں میں راسخ فرما دے۔

(۱۱۶) اے اللہ اپنے رضا والے کاموں پر ثابت قدم فرما۔

(۱۱۷) اے اللہ اُمت کے تمام طبقات کو دعوت پر مجتمع فرما دے۔

(۱۱۸) اے اللہ اُمت کی صلاحیتوں کو دین کے لئے قبول فرما۔

(۱۱۹) اے اللہ ہماری جماعتوں کی نقل وحرکت کو قبول فرما۔

(۱۲۰) اے اللہ ہم سب کی اور پوری اُمت کی بہترین تربیت فرما۔

(۱۲۱) اے اللہ مراشد امور الہام فرما۔

(۱۲۲) اے اللہ مہمات اُمور پر ہماری اعانت فرما۔

(۱۲۳) اے اللہ ظاہری اور باطنی قوتیں عطا فرما۔

(۱۲۴) اے اللہ بیماروں کو شفا عطا فرما۔

(۱۲۵) اے اللہ اُمت کے اعمال کی، ایمان کی، اخلاق کی، معاشرے کی اور جان و مال کی حفاظت فرما۔

(۱۲۶) اے اللہ تیری مغفرت ہمارے گناہوں سے زیادہ وسعت والی

ہے اور ہمیں اپنے عمل سے زیادہ تیری رحمت کی اُمید ہے، ہمارے سارے گناہوں کو معاف فرما۔

(۱۲۷) اے اللہ ہماری اور تمام مؤمن مردوں اور مومن عورتوں کی اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی مغفرت فرمادے۔

(۱۲۸) اے اللہ آپ ہی نے ہمیں پیدا کیا اور آپ ہی ہمیں ہدایت دینے والے ہیں اور آپ ہی ہمیں کھلاتے ہیں اور آپ ہی ہمیں پلاتے ہیں اور آپ ہی ہمیں ماریں گے اور آپ ہی ہمیں زندہ کریں گے، مولی ہماری ساری ساری حاجتوں کا تکفل فرما۔

(۱۲۹) اے اللہ ہم آپ کی پناہ مانگتے ہیں فکر و رنج سے، اور ہم آپ کی پناہ مانگتے ہیں کم ہمتی اور سستی سے اور ہم آپ کی پناہ مانگتے ہیں بزدلی اور بخیلی سے، اور ہم آپ کی پناہ مانگتے ہیں، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے دبانے سے۔

(۱۳۰) اے اللہ ہم آپ سے عافیت مانگتے ہیں دنیا اور آخرت میں، اے اللہ ہم آپ سے معافی اور سلامتی مانگتے ہیں، ہمارے دین میں اور ہماری دنیا میں اور ہمارے گھر والوں میں اور ہمارے مال میں۔

(۱۳۱) اے اللہ ڈھانپ لے ہمارے عیب، اور خوف کی چیزوں سے ہمیں بے فکر کردے۔

(۱۳۲) اے اللہ میری حفاظت کر میرے آگے سے اور میرے پیچھے سے اور میرے دائیں سے اور میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے اور میں آپ کی عظمت کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ ہلاک کیا جاؤں میرے نیچے سے۔

(۱۳۳) اے اللہ آپ ہی ہمارے پالنہار ہیں، آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، آپ ہی نے مجھے پیدا کیا اور ہم آپ کے حقیقی غلام ہیں اور جہاں تک ہمارے بس میں ہے ہم آپ سے کیے ہوئے عہد اور وعدے پر قائم ہیں، آپ کی پناہ چاہتے ہیں، ان تمام برے کاموں کے وبال سے جو ہم نے کیے ہیں۔ ہم آپ کے سامنے آپ کی اُن نعمتوں کا اقرار کرتے ہیں، جو ہم پر ہیں اور ہمیں اعتراف ہے اپنے گناہوں کا، اس لئے ہمارے گناہوں کو معاف کردیجئے، کیونکہ آپ کے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا۔

(۱۳۴) اے اللہ ہمارے بدن کو درست رکھئے۔

(۱۳۵) اے اللہ ہمارے کان عافیت سے رکھئے۔

(۱۳۶) اے اللہ ہماری آنکھ عافیت سے رکھئے، آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

(۱۳۷) اے اللہ ہم کفر اور محتاجگی سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں، اور قبر کے عذاب سے ہم آپ کی پناہ مانگتے ہیں، آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

(۱۳۸) اے ہمیشہ زندہ رہنے والے، اے مخلوقات کو قائم رکھنے والے، ہم آپ سے آپ کی رحمت ہی کے ذریعہ مدد طلب کرتے ہیں، آپ ہمارے تمام احوال درست فرما دیجئے اور ہمیں ایک بار آنکھ جھپکنے کے برابر ہمارے نفس کے حوالے نہ فرمائیے۔

(۱۳۹) اے اللہ رات کے اندھیرے میں گناہ کئے، دن کے اُجالے میں کئے، جان کر کئے، انجانے میں کئے، صغیرہ کبیرہ تمام گناہوں کو معاف فرما۔

(۱۴۰) اے اللہ زمین کے جس حصے پر گناہ ہوئے زمین کو بھلا دے اور

فرشتوں کو بھی بھلا دے اور رجسٹر میں سے بھی مٹا دے۔

(۱۴۱) اے اللہ اپنی رضامندی والی زندگی ہمیں عطا فرما۔

(۱۴۲) اے اللہ اپنی ناراضگی والی زندگی سے ہماری حفاظت فرما۔

(۱۴۳) اے اللہ تقویٰ اور طہارت والی زندگی عطا فرما۔

(۱۴۴) اے اللہ ہمارے خیالات کو پاکیزہ فرما۔

(۱۴۵) اے اللہ دونوں جہاں کی عزتوں کا فیصلہ فرما۔

(۱۴۶) اے اللہ دونوں جہاں کی ذلت و رسوائی سے ہماری حفاظت فرما۔

(۱۴۷) اے اللہ نفع دینے والا علم عطا فرما۔

(۱۴۸) اے اللہ گمراہ کرنے والے علم سے ہماری حفاظت فرما۔

(۱۴۹) اے اللہ جنت میں اپنے نبی ﷺ کا پڑوس عطا فرما۔

(۱۵۰) اے اللہ مسلمانوں کے دلوں کو [illegible]

(۱۵۱) اے اللہ ہمیں ایمان پر ثابت قدم فرما۔

(۱۵۲) اے اللہ ایمان پر ہمارا خاتمہ فرما۔

(۱۵۳) اے اللہ ہمارے دلوں میں ایمان کی چادروں کو پھیلا دے۔

(۱۵۴) اے اللہ تمام اُمور میں ہمارے انجام کو خیر فرما۔

(۱۵۵) اے اللہ ہمیں دین کی محنت کے لئے قبول فرما۔

(۱۵۶) اے اللہ ہمیں دُعا مانگنے کی توفیق عطا فرما۔

(۱۵۷) اے اللہ ہمارے گھروں میں نورانی اعمال زندہ فرما۔

(۱۵۸) اے اللہ ہمارے مزاجوں کو دینی مزاج بنادے۔

(۱۵۹) اے اللہ اپنے شکر گزار بندوں میں داخل فرمادے۔

(۱۶۰) اے اللہ بے اولادوں کو اولاد عطا فرما۔

(۱۶۱) اے اللہ تیرا نام سلام ہے، سلامتی تیرے یہاں سے چلتی ہے، ہم تجھ سے اس اُمت کی سلامتی کا سوال کرتے ہیں، اس اُمت کو ظالموں کے حوالے نہ فرما۔

(۱۶۲) اے اللہ دونوں جہاں کی عافیت اور بھلائی مقدر فرما۔

(۱۶۳) اے اللہ بے دینی کی نفرت دلوں میں پیدا فرما کر بے دینی کو ختم فرما۔

(۱۶۴) اے اللہ اقوام عالم کو دین سے سرفراز فرما۔

(۱۶۵) اے اللہ دونوں جہاں کی حاجتوں کو پورا فرما۔

(۱۶۶) اے اللہ اپنے حکموں والی زندگی گزارنے کی توفیق دے۔

(۱۶۷) اے اللہ سنت والی زندگی عطا فرما۔

(۱۶۸) اے اللہ جہاں جہاں تیری ہوائیں پہنچتی ہیں وہاں دین کی ہوائیں پہنچادے۔

(۱۶۹) اے اللہ سورج کی روشنی جہاں جہاں پہنچتی ہے وہاں اپنے دین کی روشنی پہنچادے۔

(۱۷۰) اے اللہ اپنی خصوصی عنایت ہماری طرف متوجہ فرما۔

(۱۷۱) اے اللہ حبِّ جاہ اور حبِّ مال سے ہماری حفاظت فرما۔

(۱۷۲) اے اللہ قرآن کی محبت اور اپنی محبت عطا فرما۔

(۱۷۳) اے اللہ ہمارے دل اور نگاہ کو مسلمان بنادے۔

(۱۷۴) اے اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی خیر کی دُعائیں مانگی ہیں ان میں ہمارا حصہ شامل فرما اور جن شروروں سے پناہ چاہی ہے ان شروروں سے ہم کو پناہ نصیب فرما۔

(۱۷۵) اے اللہ اس امت کی شام کو صبح سے بدل دے۔

(۱۷۶) اے اللہ تقوی ہمارا توشہ بنا دے۔

(۱۷۷) اے اللہ تیرے دربار میں ارمانوں کی دنیا لے کر آئے ہیں ہمارے جائز ارمانوں کے سورج کو عروج نصیب فرما۔

(۱۷۸) اے اللہ ہماری صدا اور ندا کو قبول فرما۔

(۱۷۹) اے اللہ دو نوں چوکھٹوں کا نور ہمیں نصیب فرما۔

(۱۸۰) اے اللہ اس اُمت کو بربادیوں کے میلوں سے بچا دے۔

(۱۸۱) اے اللہ ہم نے خواہشات کے میدان میں بہت گھوڑے دوڑائے ہیں ہم کو معاف فرما دے۔

(۱۸۲) اے اللہ اطاعت کے میدان میں گھوڑے دوڑانے والا بنا دے۔

(۱۸۳) اے اللہ ہماری فجر کی نمازیوں کی تعداد جمعہ کے نمازیوں کی تعداد کے برابر کر دے۔

(۱۸۴) اے اللہ تقدیر کی برائی سے بچا لے۔

(۱۸۵) اے اللہ ساری دنیا کو سکون کا سانس دلا دے۔

(۱۸۶) اے اللہ ہماری ایمان کی لہروں کو حرکت دے دے۔

(۱۸۷) اے اللہ ہمارا کھویا ہوا دین ہمیں واپس دے دے۔

(۱۸۸) اے اللہ ہمارے دلوں میں عشق مجازی کے خیمے لگے ہوئے ہیں، ان خیموں کو اُکھاڑ کر پھینک دے۔

(۱۸۹) اے اللہ مسلمان بہو بیٹیوں کو سکھی سنسار عطا فرما۔

(۱۹۰) اے اللہ خاموش فتنوں سے اُمت کی حفاظت فرما۔

(۱۹۱) اے اللہ ہماری آنکھوں کو پاکیزہ بنا دے۔

(۱۹۲) اے اللہ تجھ سے مانگنے کی لذت عطا فرما۔

(۱۹۳) اے اللہ ہمارے خیالات کو پاکیزہ بنا دے۔

(۱۹۴) اے اللہ دنیا کی گہرائیوں میں تیرنے سے بچا لے۔

(۱۹۵) اے اللہ علم وتقویٰ کی گہرائیوں میں تیرنے والا بنا دے۔

(۱۹۶) اے اللہ ہم کو حلال مال ومنال عطا فرما۔

(۱۹۷) اے اللہ ہم تو خاندانی فقیر ہیں ہماری مدد فرما۔

(۱۹۸) اے اللہ قلب سلیم عطا فرما۔

(۱۹۹) اے اللہ عشق اور فسق سے بچا لے۔

(۲۰۰) اے اللہ ہمارا دین سنوار دے، جس سے ہمارے ہر کام کی حفاظت ہو۔

(۲۰۱) اے اللہ بری موت سے ہم سب کی حفاظت فرما۔

(۲۰۲) اے اللہ باہی جاہی گناہوں سے بچا لے۔

(۲۰۳) اے اللہ ہماری عمر کا سب سے بہترین حصہ وہ بنا جواس کا اخیر ہو اور ہمارا سب سے بہترین عمل وہ بنا جو خاتمہ والا ہو اور ہمارا سب سے بہترین دن وہ بنا جو تیری ملاقات کا دن ہو۔

(۲۰۴) اے اللہ ہمارے گناہ تیرا کوئی نقصان نہیں کر سکتے اور اگر آپ ہم پر رحم فرمادیں تو تیرے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

(۲۰۵) اے اللہ ہمارے آپس کے تعلقات کو خوش گوار بنادے اور ہمیں اسلام کے رستے دکھا۔

(۲۰۶) اے اللہ اب تک تو جتنے اپنے نیک بندوں کا خلیفہ بنا ہے ان سب سے زیادہ اچھی طرح ہمارے اہل وعیال کا خلیفہ بن جا۔

(۲۰۷) اے اللہ ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت کی طرف متوجہ فرما۔

(۲۰۸) اے اللہ میں تجھے اللہ کہہ کر پکارتا ہوں، تجھے رحمان کہہ کر پکارتا

ہوں، تجھے نیکوکار رحیم کہہ کر پکارتا ہوں، اور تجھے تیرے ان تمام اچھے ناموں سے پکارتا ہوں، جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو نہیں جانتا ہوں اور یہ سوال کرتا ہوں کہ تو میری مغفرت فرمادے اور مجھ پر رحم فرمادے۔

(۲۰۹) اے اللہ میرے گناہ معاف فرما اور میرے اخلاق وسیع فرما اور میری کمائی کو پاک فرما اور جو روزی تو نے مجھے عطا فرمائی ہے، اس پر مجھے قناعت نصیب فرما اور جو چیز تو مجھ سے ہٹا لے اس کی طلب مجھ میں باقی نہ رہنے دے۔

(۲۱۰) پاک ہے وہ اللہ جس کا عرش آسمان میں ہے۔ پاک ہے وہ اللہ جس کا فرش زمین میں ہے۔ پاک ہے وہ جس کی راہ سمندر میں ہے۔ پاک ہے وہ جس کی رحمت جنت میں ہے، پاک ہے وہ جس کی سلطنت دوزخ میں ہے، پاک ہے وہ جس کی رحمت فضا میں ہے۔ پاک ہے وہ جس کا فیصلہ قبروں میں ہے، پاک ہے وہ جس نے آسمان کو بلند کیا، پاک ہے وہ جس نے زمین کو بچھایا، پاک ہے وہ جس کے سوا کوئی جائے نجات نہیں۔

(۲۱۱) پاکی ہے اس ذات کے لئے جو ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہے۔

(۲۱۲) پاکی ہے اس ذات کے لئے جو ایک اور یکتا ہے۔

(۲۱۳) پاکی ہے اس ذات کے لئے جو تنہا اور بے نیاز ہے۔

(۲۱۴) پاکی ہے اس ذات کے لئے جو آسمان کو بغیر ستون کے بلند کرنے والا ہے۔

(۲۱۵) پاکی ہے اس ذات کے لئے جس نے بچھایا زمین کو برف کی طرح جمے ہوئے پانی پر۔

(۲۱۶) پاکی ہے اس ذات پاک کے لئے جس نے پیدا کیا مخلوق کو، پس ضبط کیا اور خوب جان لیا ان کو گن کر۔

(۲۱۷) پاکی ہے اس ذات پاک کے لئے جس نے روزی تقسیم فرمائی، اور کسی کو نہ بھولا۔

(۲۱۸) پاکی ہے اس ذات پاک کے لئے جس نے نہ بیوی اپنائی نہ بچے۔

(۲۱۹) پاکی ہے اس ذات پاک کے لئے جس نے نہ کسی کو جنا نہ وہ جنا گیا، اور نہیں ہے اس کے جوڑ کا کوئی۔

(۲۲۰) اے اللہ! میں ان نعمتوں میں سے مانگتا ہوں جو تیرے پاس ہیں، اور اپنے فضل کی مجھ پر بارش کر، اور اپنی رحمت مجھ پر پھیلا دے، اور اپنی برکت مجھ پر نازل کر دے۔

(۲۲۱) اے اللہ آپ ہم کو کافی ہیں ہمارے دین کے لئے۔

(۲۲۲) اے اللہ آپ ہم کو کافی ہیں ہماری کل فکروں کے لئے۔

(۲۲۳) اے اللہ آپ ہم کو کافی ہیں اس شخص کے لئے جو ہم پر زیادتی کرے۔

(۲۲۴) اے اللہ آپ ہم کو کافی ہیں اس شخص کے لئے جو ہم سے حسد کرے۔

(۲۲۵) اے اللہ آپ ہم کو کافی ہیں اس شخص کے لئے جو دھوکہ اور فریب دے ہمیں برائی کے ساتھ۔

(۲۲۶) اے اللہ آپ ہمیں کافی ہیں موت کے وقت۔

(۲۲۷) اے اللہ آپ ہمیں کافی ہیں قبر میں سوال کے وقت۔

(۲۲۸) اے اللہ آپ ہمیں کافی ہیں میزان کے پاس۔

(۲۲۹) اے اللہ آپ ہمیں کافی ہیں پل صراط کے پاس۔

(۲۳۰) اے اللہ آپ ہمیں کافی ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم نے آپ ہی پر توکل کیا، اور ہم آپ ہی کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔

(۲۳۱) اے اللہ! آپ ہی نے ہمیں پیدا کیا۔

(۲۳۲) اے اللہ! آپ ہی ہمیں ہدایت دینے والے ہیں۔

(۲۳۳) اے اللہ! آپ ہی ہمیں کھلاتے ہیں۔

(۲۳۴) اے اللہ! آپ ہی ہمیں پلاتے ہیں۔

(۲۳۵) اے اللہ! آپ ہی ہمیں ماریں گے۔

(۲۳۶) اے اللہ! آپ ہی ہمیں زندہ کریں گے۔

(۲۳۷) اے اللہ! ہم آپ کو گواہ بناتے ہیں اور ہم گواہ بناتے ہیں آپ کے عرش اُٹھانے والے فرشتوں کو اور آپ کے تمام فرشتوں کو اور آپ کی تمام مخلوق کو کہ یقیناً آپ ہی اللہ ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، آپ تنہا ہیں آپ کا کوئی ساجھی نہیں اور یہ بات یقینی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بندے اور رسول ہیں۔

(۲۳۸) اے ہمیشہ ہمیش زندہ رہنے والے، اے مخلوقات کو قائم رکھنے والے، ہم آپ سے آپ کی رحمت ہی کے ذریعہ مدد طلب کرتے

ہیں، آپ ہمارے تمام احوال درست فرما دیجئے اور ہمیں ایک بار آنکھ جھپکنے کے برابر ہمارے نفس کے حوالے نہ فرمایئے۔

(۲۳۹) اے اللہ آسمانوں اور زمین کے بنانے والے، پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے ہر چیز کے پروردگار اور حقیقی مالک، ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ ہم آپ کے ذریعہ اپنے نفس کی برائی سے اور شیطان کی برائی سے اور اس کے شرک سے پناہ مانگتے ہیں اور اس سے پناہ مانگتے ہیں کہ کوئی برائی کریں جس کا وبال ہمارے نفوس پر پڑے یا کسی مسلمان کو کوئی برائی پہنچا دیں۔

(۲۴۰) اے اللہ میں آپ سے نفع دینے والا علم اور پاک روزی اور قبول ہونے والا عمل مانگتا ہوں۔

(۲۴۱) اے میرے پروردگار حقیقی تعریف آپ ہی کے لئے ہے جیسی تعریف آپ کی ذات کی بزرگی اور آپ کی عظیم سلطنت کے لائق ہو۔

(۲۴۲) اے اللہ آپ ہی ہمارے پالنے والے ہیں، آپ کے سوا کوئی

عبادت کے لائق نہیں ہے اور آپ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا اور آپ ہی عظیم عرش کے مالک ہیں، جو کچھ اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو اللہ نے نہیں چاہا وہ نہیں ہوا اور گناہوں سے بچنے اور نیک کاموں کے کرنے کی طاقت اللہ کی مدد ہی سے ملتی ہے جو بلندی والا عظمت والا ہے، ہم یقین کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو محیط ہے، اے اللہ ہم آپ کی پناہ مانگتے ہیں، اپنے نفس کی برائی سے اور ہر اُس جانور کی برائی سے جس کی پیشانی آپ کے قبضے میں ہے۔ بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔

(۲۴۳) اے اللہ ہمیں حق کو حق دکھا اور اس کی تابعداری نصیب فرما اور باطل کو باطل دکھا اور اس سے بچا ایسا نہ ہو کہ حق اور باطل ہم پر خلط ملط ہو جائے اور ہم بہک جائیں۔ خدایا ہمیں نیک کار پرہیز گار لوگوں کا امام بنا۔

(۲۴۴) اے ہمارے رب اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا۔

(۲۴۵) اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔

(۲۴۶) اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ تو ہی ہمارا مالک ہے، ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔

(۲۴۷) اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، یقیناً تو ہی بڑی عطا دینے والا ہے۔

(۲۴۸) اے ہمارے رب! ہم ایمان لا چکے، اس لئے ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(۲۴۹) اے اللہ! اے تمام جہاں کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، تیرے ہی ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے، تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں لے جاتا ہے۔ تو ہی بے جان سے جاندار

پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے، تو ہی ہے کہ جسے چاہتا ہے بے شمار روزی دیتا ہے۔

(۲۵۰) اے میرے پروردگار! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو دُعا کا سننے والا ہے۔

(۲۵۱) اے ہمارے پالنے والے معبود! ہم تیری اُتاری ہوئی وحی پر ایمان لائے اور ہم نے تیرے رسول کی اتباع کی، پس تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔

(۲۵۲) اے ہمارے رب ہم نے سنا کہ منادی کرنے والا بآوازِ بلند ایمان کی طرف بلا رہا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لاؤ، پس ہم ایمان لائے، یا الٰہی! اب تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے اور ہماری موت نیکوں کے ساتھ کر۔

(۲۵۳) اے ہمارے پالنے والے معبود! ہمیں وہ دے جس کا وعدہ تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبانی کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر، یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

(۲۵۴) اے پروردگار! ہماری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور سر بڑھاپے کی

وجہ سے بھڑک اٹھا ہے، لیکن ہم کبھی بھی تجھ سے دُعا کر کے محروم نہیں رہے۔

(۲۵۵) اے ہمارے پروردگار! ہمارے ماں باپ پر ویسا ہی رحم کر جیسا اُنہوں نے ہمارے بچپن میں ہماری پرورش کی ہے۔

(۲۵۶) اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد کو بھی، اے ہمارے رب میری دُعا قبول فرما۔

(۲۵۷) اے ہمارے پروردگار! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی بخش اور دیگر مؤمنوں کو بھی بخش دے، جس دن حساب ہونے لگے۔

(۲۵۸) اے ہمارے پروردگار! میرا علم بڑھا دے۔

(۲۵۹) اے ہمارے پروردگار! ہم سے دوزخ کا عذاب پرے ہی رکھ کیونکہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔

(۲۶۰) اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

(٢٦١) اے ہمارے رب! ہم نے گناہ کر کے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

(٢٦٢) اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد کو بھی صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

(٢٦٣) اے میرے پروردگار! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے موافق فیصلہ کردے اور تو سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔

(٢٦٤) اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا و آخرت میں میرا ولی (دوست) اور کارساز ہے، تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کر اور نیکوں میں ملا دے۔

(٢٦٥) اے میرے پروردگار! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی کو آسان کردے۔

(٢٦٦) اے میرے پروردگار! مجھے جہاں لے جا اچھی طرح لے جا اور جہاں سے نکال اچھی طرح نکال اور میرے لئے اپنے پاس سے غلبہ اور امداد مقرر فرما دے۔

(٢٦٧) اے میرے پروردگار! میرا سینہ میرے لئے کھول دے۔

(٢٦٨) اے میرے پروردگار! میرے کام کو مجھ پر آسان کردے۔

(٢٦٩) اے میرے پروردگار! میری زبان کی گرہ بھی کھول دے تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔

(٢٧٠) اے میرے پروردگار! مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

(٢٧١) اے وہ پاک ذات جس کو آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں۔

(٢٧٢) اے وہ پاک ذات کہ کسی کا خیال و گمان اس تک نہیں پہنچ سکتا۔

(٢٧٣) اے وہ پاک ذات کہ اوصاف بیان کرنے والے اس کے اوصاف بیان نہیں کر سکتے۔

(٢٧٤) اے وہ ذات کہ حوادثِ زمانہ اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔

(٢٧٥) اے وہ ذات کہ اسے گردشِ زمانہ سے کوئی اندیشہ نہیں۔

(٢٧٦) اے وہ ذات جو پہاڑوں کے وزنوں کو جانتی ہے۔

(٢٧٧) اے وہ ذات جو سمندروں کے پیانوں کو جانتی ہے۔

(٢٧٨) اے وہ ذات جو بارش کے قطروں کی تعداد کو جانتی ہے۔

(٢٧٩) اے وہ ذات جو درختوں کے پتوں کی تعداد کو جانتی ہے۔

(٢٨٠) اے وہ ذات جو ان تمام چیزوں کو جانتی ہے جن پر رات کی تاریکی چھاتی ہے اور جن کو دن روشن کرتا ہے۔

(٢٨١) اے وہ ذات جس کو آسمان دوسرے آسمان سے چھپا نہیں سکتا۔

(٢٨٢) اے وہ ذات جس کو زمین دوسری زمین سے چھپا نہیں سکتی۔

(٢٨٣) اے وہ ذات کہ سمندر کے پیٹ میں کیا ہے وہ بھی تجھے معلوم ہے۔

(٢٨٤) اے وہ ذات کہ پہاڑوں میں کیا چھپا ہے وہ تُو جانتا ہے۔

تو میری عمر کے آخری حصہ کو سب سے بہتر بنا دے۔ اور میرے آخری عمل کو سب سے بہتر عمل بنا دے۔

لاتعداد نیکیاں کمانے کا نبوی نسخہ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

(ایک مرتبہ پڑھ لیجئے)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ عام ایمان والوں اور ایمان والیوں کے لئے اللہ تعالی سے استغفار کرے گا اُس کے لئے ہر مؤمن مرد وعورت کے حساب سے ایک ایک نیکی لکھی جائے گی۔ (معجم کبیر للطبرانی)

کسی صاحبِ ایمان بندے یا بندی کے لئے اللہ تعالی سے مغفرت اور بخشش کی دُعا کرنا، ظاہر ہے کہ اس کے ساتھ بہت بڑا احسان اور اس کی بہت بڑی خدمت ہے۔ اس لئے جب کسی بندے نے عام اہل ایمان (مؤمنین ومومنات) کے لئے استغفار کیا اور اُن کے لئے اللہ سے بخشش کی دُعاء کی، تو فی الحقیقت اس نے اوّلین وآخرین، زندہ اور مردہ سب ہی اہل ایمان کی خدمت اور ان کے ساتھ نیکی کی، اس لئے ہر ایک کے حساب میں اُس کی یہ نیکی لکھی جائے گی۔ سبحان اللہ! ہمارے

لئے لاتعداد نیکیوں کے کمانے کا کیسا راستہ کھولا گیا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ (معارف الحدیث، جلد ۵، صفحہ ۳۲۵)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُo وَتُبْ عَلَیْنَا۔ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُo

الحمد للہ کتاب بعنوان ''حج وعمرہ کی آسان مسنون دُعائیں'' ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۲۷ ہجری مطابق ۱۴ اکتوبر ۲۰۰۶ء کو ممبئی میں فجر کی نماز کے بعد مکمل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے اس کتاب کو قبولیت بخشے۔ آمین عازمین حج سے درخواست ہے کہ جو بھی اپنے حج بیت اللہ شریف کے سفر میں یہ دُعائیں پڑھے، وہ راقم الحروف کو اپنی دُعاؤں میں یاد فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام دُعاؤں کو قبول فرمائے۔ آمین

تمام حجاج کرام کو میری ذاتی رائے ہے کہ اپنے ہمراہ ''مومن کا ہتھیار'' کتاب ضرور رکھیں اور صبح وشام پڑھیں۔ فقط اللہ کی رضا کا طالب

محمد یونس پالنپوری

خاموش فتنوں کا علاج، روزی میں برکت،

جادو اور جنات کے اثر سے حفاظت کا مجرب تعویذ

ایک اللہ کی بندی کی طرف سے اُمت کو ہدیہ

http://www.ibnekaseer.net